OEQs — انشائیہ | MCQs — معروضی

اے۔ون غزالی گائیڈ

# تاریخ گریڈ- 6

## فہرست



| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | وادی سندھ کی تہذیب | 84 |
| 2 | آریاؤں کا زمانہ | 88 |
| 3 | جنوبی ایشیا میں مسلمان (i) | 91 |
| 4 | جنوبی ایشیا میں مسلمان (ii) | 95 |
| 5 | سماجی اور ثقافتی ترقی | 99 |



## تعلیمی کیلنڈر تاریخ گریڈ 6

| مارچ/اپریل | مئی/جون | اگست/ستمبر | اکتوبر |
|---|---|---|---|
| باب:1<br>وادی سندھ کی تہذیب<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 1 تا 11 | باب:2 آریاؤں کا زمانہ<br>(آغاز تا جین مت اور بدھ مت کا ہندومت اختلاف)<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 12 تا 17 | باب:2 آریاؤں کا زمانہ<br>(گندھارا تہذیب کا ارتقاء تا مشق)<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 17 تا 25 | باب:3<br>جنوبی ایشیا میں مسلمان (I)<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 26 تا 38 |

| نومبر | دسمبر | جنوری | فروری | مارچ |
|---|---|---|---|---|
| باب:4 جنوبی ایشیاء میں مسلمان (II)<br>(آغاز تا امیر تیمور کا حملہ)<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 39 تا 50 | باب:4 جنوبی ایشیاء میں مسلمان (II)<br>(لودھی خاندان کی حکومت تا مشق)<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 51 تا 58 | باب:5<br>سماجی اور ثقافتی ترقی<br>ٹیکسٹ بک صفحہ 59 تا 71 | اعادہ | امتحان |

downloaded from https://infohubhmssissed.com/

Scanned with CamScanner

# باب نمبر 1: وادیٔ سندھ کی تہذیب

## مشقی سوالات کا حل

1. مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

**(i) وادیٔ سندھ کی تہذیب کی دریافت کیسے ہوئی نیز قدیم تہذیب کے آثار کہاں کہاں سے ملے ہیں؟**

**جواب: وادیٔ سندھ کی تہذیب:** وادیٔ سندھ کی تہذیب دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ یہ تہذیب جس علاقے میں پروان چڑھی اُسے دریائے سندھ اور اُس کے معاون دریا سیراب کرتے تھے۔ اس تہذیب کے آثار سندھ میں موہنجوداڑو اور پنجاب میں دریائے راوی کے کنارے ہڑپا (ضلع ساہیوال) میں پائے گئے ہیں۔ پاکستان اور مغربی بھارت میں اس تہذیب کے قریباً 1500 اضافی آثار اور بستیاں دریافت ہو چکی ہیں۔

**وادیٔ سندھ کی تہذیب کے اَدوار:**
وادیٔ سندھ کی تہذیب تین ادوار پر مشتمل ہے۔

| | |
|---|---|
| ابتدائی دور | 3800ق م.........................2500ق م |
| وسطی دور | 2500ق م.........................1700ق م |
| آخری دور | 1700ق م.........................1300ق م |

ابتدائی دور میں شہری زندگی نے خوب ترقی کی۔ گھریلو دست کاری کے ہنر کو فروغ ملا۔ وسطی دور میں یہ تہذیب خوب پھلی پھولی۔ کئی نئے شہر اور گاؤں آباد ہوئے۔ تیسرے دور کے آخر میں وادیٔ سندھ کی تہذیب زوال پذیر ہوئی۔

**وادیٔ سندھ کی تہذیب کے اہم شہر**

**موہنجوداڑو:** یہ قدیم شہر، ضلع لاڑکانہ (سندھ) میں واقع ہے۔ یہ شہر وادیٔ سندھ کا اہم مرکز تھا۔ دریائے سندھ اس کے مشرق میں بہتا ہے۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب کے آثار سب سے پہلے 1922ء میں موہنجوداڑو میں کھدائی کے دوران دریافت ہوئے۔ یہاں سے جو اشیا ملی ہیں، ان میں زیورات، مٹی و کانسی کے برتن، مہریں، بیل گاڑی، کشتی، کھلونے، مجسمے، تکلے اور مختلف جانوروں کے ڈھانچے شامل ہیں۔ یہاں سے چوڑیوں اور سرخ مٹی کے منکے دریافت ہوئے ہیں جو بچے اور عورتیں پہنتی تھیں۔ اس کے علاوہ قیمتی پتھر اور سیپیوں سے بنے زیورات بھی یہاں استعمال ہوتے تھے۔

**ہڑپا:** وادیٔ سندھ کی تہذیب کا دوسرا اہم مقام ہڑپا ہے۔ یہاں سے اس کے باشندوں کا کافی اثاثہ دریافت ہوا ہے۔ اس میں مٹی کے بنے ہوئے برتن، مہریں اور وزن کرنے والے اوزار شامل ہیں۔ مہریں پکی مٹی، تانبے اور چاندی کی بنی ہوئی تھیں۔ مہروں پر ہاتھی اور کوہان والے بیل کی تصویریں زیادہ نمایاں ہیں۔ اوزار کانسی سے تیار کیے جاتے تھے۔ دونوں شہروں سے ملنے والی اشیا میں مشابہت پائی جاتی ہے کیوں کہ یہ دونوں شہر وادیٔ سندھ کی تہذیب کا حصہ تھے۔

**(ii) نقشہ کی مدد سے ان راستوں کی نشاندہی کریں جن کے ذریعے وادیٔ سندھ کے اپنی ہم عصر تہذیبوں سے تعلقات استوار ہوئے۔**

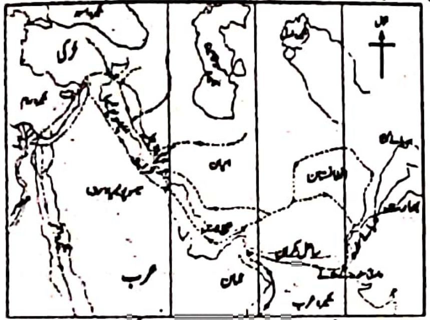


**جواب:** افریقہ اور ایشیا میں اب تک دنیا کی چار قدیم ترین تہذیبیں دریافت کی گئی ہیں جن میں مصر، میسوپوٹیمیا (عراق)، سمیری اور وادیٔ سندھ شامل ہیں۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب ان قدیم تہذیبوں کی ہم عصر شمار کی جاتی ہے۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب کے جنوبی ایران، عراق، مصر اور خلیج فارس کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم تھے۔ وادیٔ سندھ، دجلہ، فرات اور وادیٔ نیل کو "تہذیبوں کا گہوارہ" بھی کہا جاتا ہے۔

**سمیری اور بابل کے ساتھ تجارت:** اس کے سمیری اور بابل کی تہذیبوں کے ساتھ بھی تجارتی اور مذہبی تعلقات قائم تھے۔ سمیری میں کھدائی کے دوران وادیٔ سندھ کی مہریں، برتن اور ایک پتھر کے پیالے پر کوہان والے بیل کی تصویر ملی ہے۔ ان آثار سے ان تہذیبوں کے باہمی تعلقات کا پتا چلتا ہے۔

**لین دین کے معاہدے:** عراق کے مختلف مقامات سے جو تختیاں ملی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ لوگ تجارتی سامان وادیٔ سندھ لے جایا کرتے تھے۔ چیزوں کے تبادلے کے سلسلے میں لین دین کے معاہدے بھی موجود تھے۔ مصر سے عمارتی پتھر، کھالیں، سونا، زُمرد، رسیاں اور خشک چیزیں وادیٔ سندھ میں آتی تھیں۔ ان چیزوں کے بدلے میں برتن، اون اور لکڑی مصر بھیجی جاتی تھی۔ عراق سے چاندی، اونی کپڑے، چمڑا اور تیل وادیٔ سندھ میں آتا تھا۔

**میسوپوٹیمیا (عراق) سے تجارتی تعلقات:** میسوپوٹیمیا (عراق) کے وادیٔ سندھ کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم تھے۔ ان کے درمیان فنون

Scanned with CamScanner

اور دست کاریوں کا تبادلہ ہوتا تھا۔ تجارت، مال کے بدلے مال کے اصول پر قائم تھی۔ وادیٔ سندھ کی تجارت میسوپوٹیمیا کے علاقہ دریائے گنگا کے وسیع اور عریض علاقوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ کسان اشیا اور اجناس کی برآمد سے اضافی آمدنی حاصل کیا کرتے تھے جن میں کپاس اور اون کے علاوہ دست کاریاں وغیرہ شامل تھیں۔ حکومت تجارتی لین دین کی نگرانی کرتی تھی اور اس کے لیے سرکاری مہروں کا استعمال کیا جاتا تھا جن پر مخصوص جانوروں کی تصاویر بنی ہوتی تھیں۔

**مصر کے ساتھ تجارت:** مصر کے ساتھ سونا، چاندی، تانبا اور ہاتھی دانت کی تجارت ہوتی تھی۔ سمندری تجارت اور سفر بڑی کشتیوں یا لکڑی کے بنے ہوئے جہازوں پر ہوتا تھا۔ یہاں محصولات ادا کرنے کا نظام بھی رائج تھا۔

**(iii) وادیٔ سندھ کا سماجی ڈھانچہ اور مذہبی عقائد بیان کریں۔**

**جواب: معاشرتی نظام اور اس کے نمایاں خدوخال:** وادیٔ سندھ کی زندگی کا کاروبار ایک باقاعدہ انتظامیہ کے تحت چلایا جاتا تھا۔ وزن اور ناپ تول درست اور معیاری رکھنے پر زور دیا جاتا تھا۔ صفائی کرنے والے ملازم گلیوں اور راستوں کو صاف ستھرا رکھتے تھے۔ یہاں کا معاشرہ مختلف حصوں میں بٹ چکا تھا۔ اس کا اندازہ ہمیں شہر کی منصوبہ بندی سے ہوتا ہے جس میں اوپر والے حصے میں امرا اور بارسوخ لوگ رہا کرتے تھے جن کے گھر بڑے ہوتے تھے۔ ملازموں کے لیے علیحدہ کوارٹرز ہوا کرتے تھے۔ لوگوں کی اکثریت غریب تھی۔ یہ شہر کے نچلے حصے میں چھوٹے مکانوں میں رہتے تھے۔ کسان گاؤں میں رہا کرتے تھے جب کہ خانہ بدوش جنگلوں اور میدانوں میں مویشیوں کے ریوڑوں کے ساتھ پھرا کرتے تھے۔ کاریگر اور تاجر بھی شہروں میں رہتے تھے۔ شہروں میں بڑے بڑے محلات، مندر اور مقبرے دیکھنے میں نہیں آئے۔

**مرد اور عورت میں کام کی تقسیم:** مردوں اور عورتوں کے درمیان کام تقسیم کیے گئے تھے۔ عورتیں آٹا پیستیں، کپڑا تیار کرتیں اور مویشیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں جب کہ مردوں کا پیشہ کاشت کاری، تجارت اور صنعت کاری تھا۔ وادیٔ سندھ میں کپاس کی کاشت ہوتی تھی۔ کپڑا بننے کی تکلیاں بھی گھروں سے ملی ہیں جو اس بات کی شاہد ہیں کہ کپڑا بننا بھی ان لوگوں کا پیشہ تھا۔ مٹی کی مورتیاں اور اُن پر بنے کپڑوں کے نقوش، پارچہ بافی کی صنعت کا پتا دیتے ہیں۔ عورتیں آرائش کے لیے ہار، مالائیں اور چوڑیاں پہنتی تھیں۔ وہ لہنگا بھی پہنتی تھیں۔ مرد شال اوڑھتے تھے۔

**وادیٔ سندھ کے لوگوں کے مذہبی عقائد:** کسی بھی تحریر سے وادیٔ سندھ کی تہذیب کے مذہب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکا۔ البتہ مہروں پر دیوی اور دیوتاؤں کی تصویریں ملی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مورتیوں اور دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ مٹی کے بت بھی پوجنے کے لیے بنائے جاتے تھے۔ لوگ درختوں کو متبرک خیال کرتے تھے۔ یہاں حیوانوں کی پرستش کا رواج بھی تھا۔ جانوروں میں بیل، گینڈے، شیر اور ہاتھی کی تصاویر ملی ہیں۔ وادیٔ سندھ کے لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنے کے علاوہ جلاتے بھی تھے۔

**(iv) وادیٔ سندھ کی زراعت اور تجارت پر نوٹ لکھیں۔**

**جواب: زراعت:** وادیٔ سندھ کی زمین زرخیز تھی۔ اس کی دولت کا انحصار زراعت اور تجارت پر تھا۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب کی اکثریت کاشت کاروں پر مشتمل تھی جنھوں نے جنگلات کاٹ کر زمین کو کاشت کے قابل بنایا۔ موسمی بارشوں کی وجہ سے یہاں فصلیں خوب ہوتی تھیں۔ کاشتکاری کے لیے لوگ دریاؤں پر پشتے بنا کر پانی روک لیتے تھے۔ یہاں کی بستیوں سے فصلوں کے جو آثار ملے ہیں ان کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ وادیٔ سندھ میں گیہوں، باجرہ، جَو، دالیں، مٹر، جوار، تل، چاول، اَلسی، سرسوں اور کپاس پیدا ہوتی تھی۔ پھلوں میں کھجور، خربوزہ اور انگور کے آثار ملے ہیں۔

**تجارت:** وادیٔ سندھ کے شہروں اور دیہاتوں کے درمیان زرعی اجناس اور معدنیات کی تجارت ہوتی تھی۔ اندرونی تجارت بیل گاڑیوں کے ذریعے ہوتی تھی۔ وزن اور پیمائش کے باٹ بھی ملے ہیں جو چوکور شکل میں پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔

**(v) وادیٔ سندھ کی شہری منصوبہ بندی کی نمایاں خصوصیات بتائیں۔**

**جواب: شہری منصوبہ بندی اور طرزِ تعمیر:** وادیٔ سندھ کے لوگ فنِ تعمیر سے بہت اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ شہر اور قصبے بڑے سلیقے اور منصوبہ بندی سے بنائے جاتے تھے۔ کاری گر اینٹیں بنانے اور انھیں پکانے کا فن جانتے تھے۔ وہ مکانات کی بنیادیں گہری اور مضبوط بناتے تھے اور ظاہری خوب صورتی پر بھی دھیان دیتے تھے۔

**مکانات کی تعمیر:** مکانات شہر کی سڑکوں کے کناروں پر بنائے گئے تھے۔ ان کی تعمیر میں پکی اینٹیں استعمال ہوئیں۔ ہر گھر میں غسل خانہ تھا جو بیرونی گلی کی طرف بنایا جاتا تھا۔ گھروں کی ایک سے زیادہ منزلیں ہوتی تھیں۔ اوپر والی منزل تک جانے کے لیے سیڑھیوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ مکانوں میں روشنی اور ہوا کا معقول انتظام تھا۔

**سڑکوں کی تعمیر:** قدیم ہڑپا میں سڑکوں کی تعمیر اس انداز سے کی گئی تھی کہ لوگ مختلف محلوں اور قصبوں میں آسانی سے آجاسکیں۔ تنگ پھاٹک بھی بنائے گئے تھے جن میں سے ایک وقت میں ایک بیل گاڑی گزر سکتی تھی۔

Scanned with CamScanner

کھدائی سے پتا چلا ہے کہ ایک سیدھی سڑک ایک کلومیٹر لمبی تھی اور اس کی چوڑائی 9 میٹر تھی۔

**نکاسیٔ آب کا انتظام:** گندے پانی کی نکاسی کا عمدہ انتظام تھا۔ گندے پانی کی نکاسی کے لیے بالترتیب چھوٹی اور بڑی نالیاں بنائی جاتی تھیں۔ چھوٹی نالیوں کو اینٹوں اور بڑی نالیوں کو پتھر کی بڑی سلوں سے ڈھانپ دیا جاتا تھا۔ گندے پانی کو بڑی نالیوں سے ملا دیا جاتا تھا۔ اس طرح گندا پانی شہروں سے باہر چلا جاتا۔ قدیم دور میں ایسا کوئی شہر نہیں، جہاں نکاسِ آب کا اتنا بہتر انتظام اور عمدہ سہولیات موجود ہوں۔

**غلے کے گودام:** موہنجوداڑو میں زیادہ تر غلے کے گودام دریا کے کنارے پر واقع تھے۔ مختلف علاقوں سے گندم اکٹھی کر کے دریا کے راستے گوداموں تک لائی جاتی اور پھر دوسرے علاقوں کو بھیجی جاتی تھی۔ اس مقصد کے لیے پختہ سڑکیں بھی بنائی گئی تھیں۔ گوداموں کے نیچے پکے فرش بنے ہوتے تھے۔ سرکاری ملازموں کی تنخواہیں اسی غلہ سے ادا کی جاتی تھیں۔ غلہ بطور کرنسی بھی استعمال ہوتا تھا۔ ہڑپا میں غلہ کے بڑے بڑے گودام موجود تھے جن میں فالتو غلہ رکھا جاتا تھا۔

**2.** ذیل میں ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

**(i) وادیٔ سندھ میں کون سا شہر مرکزی مقام کا درجہ رکھتا تھا؟**

**(الف)** موہنجوداڑو (ب) ٹیکسلا (ج) ملتان (د) ہڑپا

**(ii) وادیٔ سندھ کی تہذیب کے لوگوں کی اکثریت کس پیشہ سے تعلق رکھتی تھی؟**

**(الف)** زراعت (ب) صنعت (ج) ماہی گیری (د) مزدوری

**(iii) وادیٔ سندھ کی تہذیب کو کس نے تباہ کیا؟**

(الف) مقامی لوگوں نے **(ب)** آریاؤں نے

(ج) ہندوؤں نے (د) مصریوں نے

**(iv) وادیٔ سندھ میں کون سا جانور تہذیب کا نشان سمجھا جاتا تھا؟**

(الف) گھوڑا **(ب)** بیل (ج) گائے (د) بھیڑ

**(v) وادیٔ سندھ کے لوگ کس قسم کے ہوتے تھے؟**

**(الف)** مہذب (ب) غیر مہذب (ج) جنگجو (د) پسماندہ

**3.** مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

**(i) وادیٔ سندھ کی تہذیب کہاں واقع ہے؟**

**جواب:** وادیٔ سندھ کی تہذیب کے آثار سندھ میں موہنجوداڑو اور پنجاب میں دریائے راوی کے کنارے ہڑپا (ضلع ساہیوال) میں پائے گئے ہیں۔

**(ii) وادیٔ سندھ کی تہذیب کے اہم شہروں کے نام لکھیں۔**

**جواب:** وادیٔ سندھ کی تہذیب کے اہم شہر موہنجوداڑو اور ہڑپا ہیں۔

**(iii) وادیٔ سندھ میں لوگوں کا اہم پیشہ کیا تھا؟**

**جواب:** وادیٔ سندھ میں لوگوں کا اہم پیشہ کاشت کاری تھا۔

**(iv) وادیٔ سندھ کے لوگ کن کن تہذیبوں سے تجارت کرتے تھے؟**

**جواب:** وادیٔ سندھ کے لوگوں کے جنوبی ایران، عراق (میسوپوٹیمیا)، مصر، خلیج فارس، سمیری اور بابل کی تہذیبوں کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم تھے۔

**(v) مقامی لوگ (دراوڑ) آریاؤں کی آمد کے بعد کہاں چلے گئے؟**

**جواب:** آریاؤں کی آمد کے بعد مقامی لوگ جنوب مشرقی علاقوں کی طرف چلے گئے۔

**4.** کالم الف کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| وادیٔ سندھ کے لوگ بیل کو | تیار کیے جاتے ہیں |
| وادیٔ سندھ میں گندے پانی کی نکاسی کا | زرخیز تھی |
| وادیٔ سندھ کی زمین | باربرداری کے لیے استعمال کرتے تھے |
| وادیٔ سندھ کے لوگ | عمدہ انتظام تھا |
| وادیٔ سندھ میں اوزار کانسی سے | پرامن زندگی بسر کرتے تھے |

**عملی سرگرمیاں:** 1. وادیٔ سندھ سے ملنے والی اشیا کی تصاویر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

2. طلبا کو کسی میوزیم کی سیر کروائی جائے۔

3. طلبا گاؤں یا شہر میں بھٹوں پر اینٹیں بننے اور پکنے کے عمل دیکھیں اور رپورٹ تیار کر کے جماعت میں پیش کریں۔

## معروضی و انشائیہ سوالات
**(مطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)**

### کثیر الانتخابی سوالات

**1.** وادیٔ سندھ کی تہذیب کے آثار پنجاب میں ملے ہیں:

(a) دریائے سندھ کے کنارے (b) دریائے ستلج کے کنارے

(c) دریائے جہلم کے کنارے **(d)** دریائے راوی کے کنارے

Downloaded from https://infohubmissed.com

2. پاکستان اور بھارت میں وادیٔ سندھ کی تہذیب کے آثار مل چکے ہیں:

(a) 1400 سے زائد (b) 1500 سے زائد
(c) 1600 سے زائد (d) 1700 سے زائد

3. موئنجودڑو کے آثار دریافت ہوئے:

(a) 1922ء میں (b) 1923ء میں
(c) 1924ء میں (d) 1925ء میں

4. ایشیا میں اب تک قدیم ترین تہذیبیں دریافت ہوئی ہیں:

(a) ایک (b) دو (c) تین (d) چار

5. عراق کی تہذیب ہے:

(a) میسوپوٹیمیا (b) موئنجودڑو (c) ہڑپا (d) آریا

6. وادیٔ سندھ کی تہذیب کا دوسرا اہم مقام ہے:

(a) آگرہ (b) وادیٔ نیلم (c) ہڑپا (d) لاہور

7. وادیٔ سندھ کی تہذیب کتنے ادوار پر مشتمل ہے:

(a) 2 (b) 3 (c) 4 (d) 5

8. وادیٔ سندھ کی پرامن اور شاندار تہذیب کو تباہ کر کے رکھ دیا:

(a) مغل حکمرانوں نے (b) مصری حملہ آوروں نے
(c) آریا حملہ آوروں نے (d) سمیری اور بابل کی تہذیبوں نے

9. وادیٔ سندھ کے لوگ پوجا کرتے تھے:

(a) مورتیوں اور دیوتاؤں کی (b) سورج اور چاند کی
(c) آگ اور مردوں کی (d) درختوں اور گائے کی

10. وادیٔ سندھ کے رسم الخط میں علامات استعمال ہوئیں ہیں:

(a) 300 (b) 400 (c) 500 (d) 600

11. وادیٔ سندھ کی زمین ہے:

(a) ریتلی (b) بنجر (c) زرخیز (d) پتھریلی

## انشائیہ سوالات

1. ایشیا میں اب تک کتنی قدیم ترین تہذیبیں دریافت ہو چکی ہیں؟ نام لکھیں۔

جواب: ایشیا میں اب تک دنیا کی چار قدیم ترین تہذیبیں دریافت کی گئی ہیں جن میں مصر، میسوپوٹیمیا (عراق)، سومیری اور وادیٔ سندھ شامل ہیں۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب ان قدیم تہذیبوں کی ہم عصر شمار کی جاتی ہے۔

2. وادیٔ سندھ کے لوگوں کے مذہبی عقائد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: کسی بھی تحریر سے وادیٔ سندھ کی تہذیب کے مذہب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ البتہ مہروں پر دیوی اور دیوتاؤں کی تصویریں ملی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ مورتیوں اور دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ مٹی کے بت بھی پوجنے کے لیے بنائے جاتے تھے۔ لوگ درختوں کو متبرک خیال کرتے تھے۔ یہاں حیوانوں کی پرستش کا رواج بھی تھا۔ جانوروں میں بیل، گینڈے، شیر اور ہاتھی کی تصاویر ملی ہیں۔ وادیٔ سندھ کے لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنے کے علاوہ جلاتے بھی تھے۔

3. سندھ کی تہذیب کا رسم الخط کیسا تھا اور وہ کن مقاصد کے لیے استعمال کرتے تھے۔

جواب: اوادیٔ سندھ کے لوگ لکھ پڑھ سکتے تھے۔ ان کا رسم الخط بہت دلچسپ اور پیچیدہ ہے۔ اس عہد میں لکھنے کا ایک اعلیٰ نظام وضع کیا گیا تھا جس میں 400 علامات تھیں۔ اسے تاجر، فوجی اور سیاسی افراد استعمال کرتے تھے۔ آثار قدیمہ کے ماہرین ابھی تک ان علامات کے معانی تلاش نہیں کر پائے۔ البتہ بعض نے خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ تحریریں ایک سے زیادہ زبانوں پر مشتمل ہیں۔ جب تک کوئی ماہر اس تہذیب کے رسم الخط اور الفاظ پڑھ نہیں لیتا، اس وقت تک اس تہذیب کے کئی گوشے چھپے رہیں گے۔

4. پُرامن معاشرے کا کیسے پتہ چلتا ہے واضح کریں کہ وادیٔ سندھ کے لوگ امن پسند تھے۔

جواب: شہروں کی کھدائی سے بڑے ہتھیاروں کی بہت کم تعداد ملی ہے۔ حکمران بھاری فوج یا پولیس نہیں رکھتے تھے۔ ان کے اپنی ہم عصر تہذیبوں اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات پرامن بنیادوں پر قائم تھے۔ کھدائی کے دوران جو معمولی ہتھیار ملے ہیں، ان سے صرف شکار ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگ پرامن زندگی بسر کرتے تھے۔ اس معاشرے میں قتل و غارت گری کے بارے میں بھی کوئی شواہد نہیں ملے۔

5. وادیٔ سندھ کی تجارتی سرگرمیاں بیان کریں۔

جواب: وادیٔ سندھ کے شہروں اور دیہاتوں کے درمیان زرعی اجناس اور معدنیات کی تجارت ہوتی تھی۔ اندرونی تجارت بیل گاڑیوں کے ذریعے ہوتی تھی۔ وزن اور پیمائش کے باٹ بھی ملے ہیں جو چوکور شکل میں پتھر کے بنے ہوئے ہیں۔

6. مقامی آبادی کا انخلا اور سندھ کی تہذیب کی تباہی کی وجہ کیا تھی؟

جواب: وادیٔ سندھ کے لوگ مہذب، پرامن اور ترقی یافتہ تھے۔ آریا حملوں آوروں نے ان کی شان دار تہذیب کو تباہ کر دیا۔ آریا جنگ جو قسم کے لوگ تھے۔ ان کے پاس جنگی گھوڑے اور بہترین اوزار تھے۔ جب آریاؤں نے وادیٔ سندھ کے لوگوں پر حملہ کیا تو وہ ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔ آریا یہاں کے باشندوں کو جنوب مشرق کی طرف دھکیل کر ان کے علاقوں پر قابض ہو گئے۔

7. وادیٔ سندھ کی تہذیب کے زوال کے اسباب مختصراً بیان کریں۔

جواب: وادیٔ سندھ کی تہذیب کے زوال کے اسباب کے بارے میں ماہرین آثار قدیمہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کے زوال میں اندرونی اور بیرونی دونوں عوامل کا عمل دخل تھا۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ تہذیب قدرتی آفات مثلاً زلزلے اور سیلاب وغیرہ سے ختم ہوئی۔ بعض ماہرین کے خیال میں وبائی امراض کے پھیلنے سے وادیٔ سندھ کی تہذیب کا اختتام ہوا۔ ایک رائے یہ ہے کہ اس کی وجہ خشک سالی تھی کیوں کہ جب دریاؤں نے راستہ بدلا تو پانی کی فراہمی ممکن نہ رہی اور یہ علاقہ بنجر ہو گیا۔ دریاؤں کے کناروں پر آباد شہر بھی اجڑ گئے۔ کچھ ماہرین کی رائے ہے کہ لوگوں نے زمین پر بہت زیادہ کاشت کی۔ جنگلوں کو کاٹ کاٹ کر علاقے کی زرخیزی کو ختم کر دیا۔ جانوروں کے لیے چراگاہیں ختم ہو گئیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ میسوپوٹیمیا اور دوسری ہم عصر تہذیبوں سے تجارت ختم ہو گئی۔ اس کی وجہ سے آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ باقی نہ رہا۔ جب شہر اور بستیاں اجڑ گئیں تو لوگ ہجرت کر کے دوسری جگہوں پر چلے گئے۔

Scanned with CamScanner

## باب نمبر 2: آریاؤں کا زمانہ

### مشقی سوالات کا حل

1. مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

**(i) آریا کہاں کے رہنے والے تھے؟ برصغیر میں ان کی آمد کا مفصل حال بیان کریں۔**

**جواب:** برصغیر کی قدیم تاریخ کا سب سے اہم واقعہ اس خطے میں آریاؤں کی آمد ہے۔ آریا سے مراد اعلیٰ نسل اور غیر ملکی لوگ ہیں۔ جب یہ قوم وسط ایشیا سے جنوبی ایشیا میں داخل ہوئی تو یہاں مقامی آبادی ''دراوڑ نسل'' آباد تھی جو آریاؤں کے مقابلے میں کمزور تھی اور آریاؤں نے انھیں مار بھگایا اور خود قابض ہو گئے۔

**اصلی وطن:** آریا جب ہندوستان میں آئے تو ان کی حیثیت پناہ گزین کی تھی۔ مضبوط جسامت اور جنگجو فطرت نے جلد ہی ان کو شمالی ہندوستان کا فاتح بنا دیا۔ آریاؤں کا اصل وطن ایشیا کا علاقہ تھا۔ یہ لوگ شمال مغربی پہاڑی دروں سے شمالی ہندوستان میں داخل ہوئے۔ آریا مختلف ادوار میں گروہوں کی شکل میں ہندوستان میں آتے رہے۔ آریا وسط ایشیا میں خوراک کی کمی کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ وہ نئی نئی چراگاہوں اور سرسبز میدانوں کی تلاش میں ہندوستان میں داخل ہوئے۔ خاندانی جھگڑوں نے بھی انھیں وطن چھوڑنے پر مجبور کیا۔ آبادی میں اضافہ بھی ملک چھوڑنے کا سبب ہو سکتا ہے۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک وادئ سندھ میں رہائش پذیر رہے۔ اس کے بعد گنگا اور جمنا کے سرسبز میدانوں میں پھیل گئے۔ یوں پورا شمالی ہندوستان آریاؤں کے قبضے میں آ گیا۔ انھوں نے مختلف علاقوں میں آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم کر لیں۔

**(ii) ذات پات کے نظام پر روشنی ڈالیں۔**

**جواب:** آریاؤں کی آمد کے بعد ہندو معاشرہ چار ذاتوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ ذاتیں برہمن، کھشتری، ویش اور شودر تھیں۔ برہمن مذہبی رسوم کا کام سرانجام دیتے تھے۔ تعلیم پر بھی ان کی اجارہ داری تھی۔ مذہبی پیشوا اور پنڈت اسی ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ کھشتریوں کا کام ملک کی حفاظت کرنا تھا۔ ویش کاشتکار اور تاجر تھے۔ شودر سب سے چھوٹی ذات تھی جس سے ادنیٰ کام لیے جاتے تھے۔ شودر کو اچھوت سمجھا جاتا تھا اور ان کو اونچی ذاتوں سے دور رہنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اونچی ذات کے لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شودر کو چھونے بلکہ اس کا سایہ پڑنے سے بھی وہ ناپاک ہو جاتے ہیں۔

**(iii) سکندر اعظم اور راجا پورس کے درمیان جنگ کا حال لکھیں۔**

**جواب: سکندر اعظم کا حملہ (356 ق م تا 323 ق م):**

سکندر یونان میں 356 ق م میں پیدا ہوا۔ اس نے دولت پر قبضہ جمانے اور دنیا کو فتح کرنے کے ارادے سے ہندوستان کا رخ کیا۔ ہندوستان پر یہ پہلا یورپی حملہ تھا۔ سکندر اعظم 327 ق م میں وسطی ایشیا سے ایران، کابل (افغانستان)، اور سرحدی علاقوں کو فتح کرتا ہوا 326 ق م میں دریائے سندھ عبور کر کے ٹیکسلا کی طرف بڑھا۔ ٹیکسلا کے راجا نے سکندر کا استقبال بڑی گرم جوشی سے کیا اور کئی قیمتی تحائف بھی پیش کیے۔ اس سے سکندر بہت خوش ہوا۔ ٹیکسلا میں قیام کے بعد سکندر جہلم کی طرف بڑھنے لگا تاکہ راجا پورس پر حملہ کر سکے۔ راجا پورس ایک بہادر انسان تھا جس نے استقبال کرنے کی بجائے مقابلے کو ترجیح دی۔ لڑائی شروع ہوئی تو سکندر نے پورس کے ہاتھیوں پر تیروں کی بارش کر دی۔ اس سے پورس کی فوج درہم برہم ہو گئی۔ راجا پورس آخری دم تک لڑتا رہا لیکن شکست کھائی۔ سکندر نے جنگ جیت لی تھی لیکن پورس کی بہادری نے اسے بہت متاثر کیا۔ جب راجا پورس کو سکندر کے سامنے پیش کیا گیا تو سکندر نے راجا سے کہا ''تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟'' پورس نے جواب دیا: ''جو ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سے کرتا ہے۔'' اس جواب سے سکندر بہت خوش ہوا اور راجا پورس کی سلطنت اُسے واپس کر دی۔ سکندر کا یونان واپس جاتے ہوئے، راستے میں بیماری کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ سکندر اپنے ساتھ بہت سے علما اور فضلا لے کر آیا جنھوں نے ہندوستان کے حالات تحریر کیے۔ سکندر کے حملے سے مشرق اور مغرب کے درمیان بحری راستے بھی دریافت ہوئے۔

**(iv) ہندومت، جین مت اور بدھ مت کے مذہبی خیالات مختصر تحریر کریں۔**

**جواب: ہندومت:** ہندومت ایک قدیم مذہب ہے۔ جس کی بنیاد تجربات اور سماجی روایات پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتا رہا۔ ہندومت کے مطابق انسان کا اچھا اور برا عمل ضائع نہیں ہوتا۔ اس کو اچھے اور برے عمل کے مطابق سزا مل جاتی ہے۔ انسان موت کے بعد دوبارہ اچھی یا بری شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ جس کا انحصار انسان کے اچھے یا برے اعمال پر ہے۔

**جین مت:** مہاویر اس مذہب کا بانی تھا۔ اس مذہب کے مطابق نجات کا راستہ صرف مکمل ''آہنسا'' یعنی کسی جان دار کو تکلیف نہ دینے کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔ مہاویر نے لوگوں کو سمجھایا کہ کسی جان دار کی جان نہ لیں، سچ بولیں، چوری نہ کریں اور جائیداد نہ بنائیں۔ اس مذہب کے پیروکار گوشت نہیں کھاتے تھے۔ اس مذہب میں روحانی زندگی اپنانے پر زور دیا گیا۔ وہ جانوروں کی قربانی پر یقین نہیں رکھتے

Scanned with CamScanner

تھے۔ مہاویر کا خیال تھا کہ لوگ خواہشات پر قابو پا کر مطمئن ہو سکتے ہیں اور نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جین مت کے پیروکار ہندوستان کے علاوہ سری لنکا، برما، چین، جاپان اور کوریا میں بھی موجود ہیں۔

**بدھ مت:** ہندو مت میں ذات پات کی تقسیم کی وجہ سے بہت سے معاشرتی مسائل پیدا ہو گئے۔ ایک عام آدمی کی زندگی عذاب بن گئی۔ لوگ ذات پات کے نظام سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ان حالات میں ہندوستان میں ایک نئے مذہب "بدھ مت" نے جنم لیا۔ جس کا بانی گوتم بدھ تھا۔ گوتم بدھ نے ہندو معاشرے میں ذات پات کے تصور کو ختم کرنے اور مساوات کا درس دیا۔ اُس نے درج ذیل آٹھ اصول بیان کیے: 1. سادہ زندگی بسر کی جائے۔ 2. شراب، جوا اور جھوٹ سے بچا جائے۔ 3. برہمنوں کی اجارہ داری ختم کی جائے۔

4. کسی کو اچھوت نہ سمجھا جائے۔ 5. انسانیت کا احترام کیا جائے۔

6. قتل و غارت نہ کی جائے۔ 7. ذات پات کو ختم کیا جائے۔

8. تمام انسانوں کو برابر سمجھا جائے۔

گوتم بدھ کی تعلیمات کا غریب اور نیچی ذات والے لوگوں پر گہرا اثر ہوا۔ لوگوں نے ذات پات کے نظام کو چھوڑ کر بدھ مت قبول کرنا شروع کر دیا جو بھارت افغانستان، برما، چین اور جاپان تک پھیل گیا۔

**(v) گپت حکومت کے قیام اور ہندو مت کے احیا کا ذکر کریں۔**

**جواب:** چندر گپت اول نے، گپت حکومت کی بنیاد 320ء میں رکھی۔ گپت عہد میں ہندوستان دوبارہ متحد ہوا اور ہندو مت کو فروغ حاصل ہوا۔ اس نے مگدھ میں اپنی آبائی ریاست کو وسعت دینا شروع کر دی۔ تبت کے علاقے شامل ہونے کے بعد اس کی حکومت گنگا اور جمنا تک پھیل گئی۔ اس نے 335ء میں وفات پائی۔

**سمدر گپت:** چندر گپت کے بعد اس کا بیٹا سمدر گپت تخت نشین ہوا جو ایک عظیم فاتح اور مدبر انسان تھا۔ جب اس نے حکومت سنبھالی تو ہندوستان میں ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہو چکی تھیں۔ اس نے مملکت میں بہتری کے لیے کئی اقدامات اٹھائے۔ اس نے علم و فن، ادب اور ثقافت کو ترقی دی۔ اس نے ایک شاعر اور موسیقار کی حیثیت سے شہرت پائی۔ ملک میں کسان اپنی آمدنی کا ایک حصہ حکومت کو دیتے تھے۔ اس کے دور میں عوام آزاد تھے۔ اس عہد میں فنِ ثقافت اور مصوری اپنے عروج پر تھی۔ شہر میں خوب صورت باغ، حمام اور تالاب موجود تھے۔ ملک بھر میں سرائیں تعمیر کرائی گئیں۔ سمدر گپت نے بہت سے علاقے فتح کیے۔ اس طرح سمدر گپت ایک وسیع سلطنت کا مالک بن گیا۔ اس نے چالیس سال حکومت کی۔

**چندر گپت ثانی:** سمدر گپت کے بعد اس کا بیٹا چندر گپت ثانی 375ء میں تخت نشین ہوا جو "بکرماجیت" کے لقب سے مشہور ہوا۔ اس نے تخت نشینی کے بعد بنگال کے راجاؤں کو شکست دی۔ اس نے مالوہ، گجرات اور کاٹھیاواڑ کے علاقوں کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ اس طرح گپت سلطنت ایک وسیع علاقے تک پھیل گئی۔ گپت عہد میں سخت قوانین بنائے گئے تاکہ حکومت مضبوط ہو۔ اس عہد میں آرٹ کو بھی خوب ترقی ملی۔ وہ 38 سال تک حکمران رہا۔

**گپت عہد میں ہندو مت کا اَحیا:** گپت عہد اصل میں ہندو مت کے احیا کا دور ہے۔ ہندو مت کو زبردست عروج حاصل ہوا۔ بہت سے مندر تعمیر ہوئے۔ سنسکرت زبان کو ترقی دی گئی۔ ہندو پیشواؤں نے مذہب کو نئے سرے سے پرکشش بنانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس عہد میں سنسکرت کو ترقی ملی۔ آج کا ہندو مت اُسی شکل میں موجود ہے۔

**گپت خاندان کے آخری حکمران:** چندر گپت ثانی کے بیٹے کمار گپت نے 42 سال حکومت کی اور 453ء میں وفات پائی۔ کمار گپت کے بعد اس کا بیٹا سکندہ گپت حکمران بنا۔ اس کے عہد میں ہُن قوم نے حملے شروع کر دیے۔ اس طرح گپت سلطنت قائم نہ رہ سکی۔

**2. ذیل میں ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

**(i) جنوبی ایشیا میں آریا کہاں سے آئے؟**

**(الف)** وسط ایشیا (ب) مشرق وسطیٰ (ج) یونان (د) چین

**(ii) آریاؤں نے جنوبی ایشیا میں آ کر کس کو شکست دی؟**

**(الف)** دراوڑوں کو (ب) ترکوں کو (ج) سمیریوں کو (د) چینیوں کو

**(iii) اشوک جنگ کے بعد کس مذہب کا پیروکار بن گیا تھا؟**

(الف) عیسائیت **(ب)** بدھ مت (ج) ہندو مت (د) جین مت

**(iv) بدھ مت کی تعلیمات میں واضح طور پر کس بات کا ذکر ملتا ہے؟**

**(الف)** مساوات (ب) ذات پات (ج) تشدد (د) اشنان

**(v) مہاویر کس مذہب کا بانی تھا؟**

(الف) ہندو مت **(ب)** جین مت (ج) سکھ مت (د) بدھ مت

**3. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**(i) آریائی معاشرہ کتنے حصوں میں تقسیم تھا؟**

**جواب:** آریاؤں کی آمد کے بعد ہندو معاشرہ چار ذاتوں میں تقسیم ہو گیا۔ یہ ذاتیں (i) برہمن (ii) کھشتری (iii) ویش اور (iv) شودر تھیں۔

Scanned with CamScanner

(ii) گوتم بدھ کون تھا؟

جواب: گوتم بدھ کا اصل نام "سدھارتھ" تھا جو کہ 563 قبل مسیح میں "کپل وستو" میں پیدا ہوا۔ اس نے ذات پات کے نظام کو سخت ناپسند کیا اور اس نظام کو بدلنے کے لیے اس نے 29 سال کی عمر میں شاہی محل چھوڑ کر جنگل میں ڈیرہ ڈال لیا اور آخر کار ایک رات علم معرفت حاصل کر لیا۔ گوتم بدھ نے ہندو معاشرے میں ذات پات کے تصور کو ختم کرنے اور مساوات کا درس دیا۔

(iii) جین مت کا بانی کون تھا؟

جواب: جین مت کا بانی مہاویر تھا۔

(iv) چندر گپت موریا کا تعلق کس خاندان سے تھا؟

جواب: چندر گپت موریا کا تعلق کھشتری خاندان سے تھا۔

(v) سمدر گپت کون تھا؟

جواب: سمدر گپت، چندر گپت موریا کا بیٹا تھا۔ جو کہ گپت سلطنت کا ولی عہد ایک عظیم فاتح اور مدبر انسان تھا۔

4. کالم الف کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| آریاؤں کا اصل وطن | کی پوجا کرتے تھے |
| آریائی لوگ مختلف | جین مت کا بانی تھا |
| آریا مظاہر فطرت | قبائل میں تقسیم تھے |
| مہاویر | ہندو مت کا احیا ہوا |
| گپت عہد میں | وسط ایشیا تھا |

عملی سرگرمیاں: طلبا، سکندر اعظم سے لے کر چندر گپت ثانی تک بادشاہوں کے دورِ حکومت کی تصویری منظر کشی کریں۔

## معروضی و انشائیہ سوالات
### (بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

### کثیر الانتخابی سوالات

1. آریاؤں نے اپنا وطن چھوڑا:

(a) جنگ سے تنگ آ کے (b) خوراک کی کمی کی وجہ سے
(c) سیلاب کی وجہ سے (d) وبائی امراض کے پھیلنے کی وجہ سے

2. آریا لوگ ناواقف تھے:

(a) زراعت سے (b) گندم کی کاشت سے
(c) چاول کی کاشت سے (d) کپاس کی کاشت سے

3. آریاؤں کی مذہبی کتاب تھی:

(a) رگ وید (b) گرو گرانتھ (c) گیتا (d) تورات

4. آریاؤں کی آمد کے بعد ہندو معاشرہ کتنی ذاتوں میں تقسیم ہو گیا؟

(a) 2 (b) 3 (c) 4 (d) 5

5. آریاؤں میں سب سے اونچی ذات کے لوگ کہلائے:

(a) برہمن (b) کھشتری (c) ویش (d) شودر

6. "بدھ مت" مذہب کا بانی تھا:

(a) بابا گرونانک (b) گوتم بدھ (c) مہاراجہ رنجیت سنگھ (d) اشوک

7. موریا حکومت قائم رہی:

(a) 180 سال (b) 185 سال (c) 190 سال (d) 195 سال

8. اشوک کس مذہب کا پیروکار تھا:

(a) ہندو (b) سکھ (c) بدھ مت (d) عیسائی

9. چندر گپت ثانی تخت نشین ہوا:

(a) 375ء میں (b) 400ء میں (c) 425ء میں (d) 450ء میں

10. راشٹر کوٹ خاندان نویں صدی عیسوی کے آغاز سے 973ء تک حکومت کرتا رہا:

(a) جنوبی ہند میں (b) شمالی ہند میں
(c) مشرقی ہند میں (d) مغربی ہند میں

### انشائیہ سوالات

1. آریا لوگ، ہندوستان کس راستے سے آئے؟

جواب: آریاؤں کا اصل وطن ایشیا کا علاقہ تھا۔ یہ لوگ شمالی مغربی پہاڑی دروں سے شمالی ہندوستان میں داخل ہوئے۔ آریا مختلف ادوار میں گروہوں کی شکل میں ہندوستان میں آتے رہے۔

2. آریاؤں کی آمد سے مقامی تہذیب پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: آریاؤں کی آمد سے ایک نئی تہذیب وجود میں آئی۔ آریاؤں کا مذہب، فلسفہ اور تہذیب مقامی آبادی سے مختلف تھی۔ ان میں پیشوں کی بنیاد پر ذاتوں کی شکل میں معاشرتی تقسیم تھی۔ رفتہ رفتہ ہر پیشہ موروثی بن گیا۔ اس کے بعد کوئی شخص پیشہ تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔ مختلف ذاتوں کے لوگ آپس میں شادی نہیں کر سکتے تھے۔ عورت کو وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ آریاؤں کی مقامی آبادی سے اکثر لڑائی رہتی تھی۔ انھوں نے آہستہ آہستہ شہری تمدن کو تباہ کر دیا۔ مقامی آبادی آریاؤں کی غلام بن کر رہ گئی۔

3. آریاؤں کے مذہبی عقائد بیان کریں۔

جواب: آریا قدرتی ماحول میں موجود مختلف چیزوں کی پوجا کرتے تھے۔ اپنے ابتدائی دور میں آریاؤں کا خیال تھا کہ مختلف دیویاں اور دیوتا ان کی زندگی کے معاملات طے کرتے تھے۔ اسی یقین کی وجہ سے وہ دیوی اور دیوتا کو خوش رکھنے کے لیے نذرانے پیش کرتے تھے۔ وہ جادو ٹونے پر یقین رکھتے تھے۔ مردوں کو جلا دیا کرتے تھے۔ قربانی دینے کا عام رواج تھا۔ مشہور دیوتاؤں کے نام سوریا، اگنی اور

اندر تھے اور مذہبی کتاب ''رگ وید'' تھی۔ ان کے عقائد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندومت کی صورت میں سامنے آئے۔

4. جین مت مذہب کا بانی کون تھا اور وہ کب پیدا ہوا؟

جواب: مہاویر اس مذہب کا بانی تھا۔ وہ پٹنہ (بھارت) کے قریب ایک قصبے وشیالی میں 599 ق م میں پیدا ہوا۔ وہ مذہب پر برہمنوں کی اجارہ داری سے ناخوش تھا۔ اس نے عیش وعشرت کی زندگی چھوڑی اور مذہب کا پرچار کرنا شروع کر دیا۔ مہاویر نے سینکڑوں راہبوں کو اپنا پیروکار بنا لیا۔ اس مذہب کے مطابق نجات کا راستہ صرف مکمل ''آہنسا'' یعنی کسی جان دار کو تکلیف نہ دینے کے ذریعے سے ہی ممکن ہے۔

مہاویر نے لوگوں کو سمجھایا کہ کسی جان دار کی جان نہ لیں، سچ بولیں، چوری نہ کریں اور جائیداد نہ بنائیں۔ اس مذہب کے پیروکار گوشت نہیں کھاتے تھے۔ اس مذہب میں روحانی زندگی اپنانے پر زور دیا گیا۔ وہ جانوروں کی قربانی پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ مہاویر کا خیال تھا کہ لوگ خواہشات پر قابو پا کر مطمئن ہو سکتے ہیں اور نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جین مت کے پیروکار ہندوستان کے علاوہ سری لنکا، برما، چین، جاپان اور کوریا میں بھی موجود ہیں۔

5. جین مت اور بدھ مت کے ہندومت سے اختلاف کے چار پہلو بیان کریں۔

جواب: ہندومت اپنی تعلیمات کی وجہ سے بدھ مت اور جین مت سے قطعی مختلف مذہب ہے۔

1. جین مت اور بدھ مت دونوں مذاہب ذات پات کی تقسیم کے سخت خلاف ہیں۔ جب کہ ہندومت ذات پات کی تقسیم پر یقین رکھتا ہے۔
2. بدھ مت اور جین مت میں ہندومت کے برعکس ''آہنسا'' یعنی عدم تشدد کے اصول پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔
3. جین مت اور بدھ مت میں تبلیغ کی اجازت ہے جب کہ ہندو مذہب میں تبلیغ کے ذریعے ہندو نہیں بنایا جا سکتا۔
4. جین مت اور بدھ مت میں گناہوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ہندومت کے مطابق ''اشنان'' یعنی غسل کرنے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔
5. ہندومت میں دنیاوی زندگی گزارنے پر زور دیا جاتا ہے جب کہ جین مت اور بدھ مت نے دنیاوی زندگی کو ترک کر دیا ہے اور روحانیت کی طرف مائل ہیں۔

6. سکندر نے ہندوستان کا رخ کیوں کیا؟

جواب: اس نے دولت پر قبضہ جمانے اور دنیا کو فتح کرنے کے ارادے سے ہندوستان کا رخ کیا۔

7. جب راجا پورس کو سکندر کے سامنے لایا گیا تو سکندر نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: جب راجا پورس کو سکندر کے سامنے پیش کیا گیا تو سکندر نے راجا سے کہا ''تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟'' پورس نے جواب دیا: ''جو ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سے کرتا ہے۔'' اس جواب سے سکندر بہت خوش ہوا اور راجا پورس کی سلطنت اُسے واپس کر دی۔

# باب نمبر 3: جنوبی ایشیا میں مسلمان (i)

## مشقی سوالات کا حل

1. مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

**(i) عربوں کے سندھ پر حملے کی وجوہات اور اس کے اثرات بیان کریں۔**

**جواب: سندھ پر حملے کی وجوہات:** 703ء میں مکران کے گورنر سعید بن اسلم کو قتل کر دیا گیا اور اس کے قاتل نے سندھ کے راجا داہر کے ہاں پناہ لے لی۔ حجاج بن یوسف نے قاتل کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن راجا داہر نے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا۔

**دوسری اہم وجہ:** دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ سری لنکا میں مقیم عرب مسلمانوں کا ایک جہاز تجارتی سامان اور حجاج بن یوسف کے لیے قیمتی تحائف لے کر جب دیبل (سندھ) کی بندرگاہ کے قریب پہنچا تو سمندری ڈاکوؤں نے اسے لوٹ لیا۔ انھوں نے بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ حجاج بن یوسف نے سندھ کے راجا داہر کو خط لکھا کہ سمندری ڈاکوؤں سے مال واپس لیا جائے، قیدیوں کو رہا کیا جائے اور ڈاکوؤں کو سخت سزا دی جائے۔ راجا داہر نے جواب میں لکھا کہ بحری ڈاکو اس کے قابو سے باہر ہیں۔ حجاج بن یوسف جواب سن کر غصے میں آ گیا اور اس نے اپنے نوجوان داماد اور بھتیجے محمد بن قاسم کو ایک لشکر دے کر سندھ بھیجا تا کہ راجا داہر کو سزا دی جا سکے۔

**دیبل (سندھ) کی فتح:** محمد بن قاسم 712ء میں مکران کے راستے دیبل پہنچا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ دیبل کراچی کے پاس سندھ کی ایک مشہور بندرگاہ تھی۔ حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کو لکھا ''راجا داہر کو دریائے مہران (سندھ) مت عبور کرنے دینا، دشمن کا مقابلہ کھلے میدان میں کرنا، لشکر کی ترتیب کا خیال رکھنا اور سندھ کے سرداروں کی حمایت حاصل کرنا''۔ محمد بن قاسم نے ان ہدایات پر عمل کیا اور فتح حاصل کی۔

**ہندوؤں کا عقیدہ:** دیبل کے وسط میں ہندوؤں کا ایک مندر تھا جس پر ان کا سرخ جھنڈا لہراتا رہتا تھا۔ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ جب تک جھنڈا لہراتا رہے گا اس وقت تک انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مسلمانوں نے جب ''منجنیق'' چلائی تو ایک پتھر جھنڈے پر جا لگا۔ جھنڈا نیچے گر گیا اور ہندوؤں کے حوصلے پست ہو گئے۔ اس کے بعد راجا کی فوج قلعے سے باہر آ کر لڑنے لگی۔ مسلمان بڑی بہادری سے لڑے اور قلعے پر قبضہ کر کے شہر فتح کر لیا۔ راجا داہر میدان جنگ سے فرار ہو گیا اور بعد میں مارا گیا۔ مسلمانوں کو بحری ڈاکوؤں کی قید سے رہائی ملی اور ان کو سخت سزا دی گئی۔ 712ء میں سندھ مکمل طور پر فتح ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

**ملتان کی فتح:** اس دور میں ملتان کا صوبہ بھی راجا داہر کی سلطنت میں شامل تھا۔ یہ شہر تجارت کا مرکز اور مضبوط قلعوں میں شمار ہوتا تھا۔ یہاں کا حکمران، راجا داہر کے چچا کا بیٹا تھا۔ جب سندھ کی فتح کے بعد محمد بن قاسم ملتان پہنچا تو اس نے اسلامی لشکر کا مقابلہ کیا لیکن میدان جنگ سے بھاگ کر جان بچائی۔ ملتان سے محمد بن قاسم کو بے شمار مال و دولت ملی جس کا کافی حصہ سپاہیوں میں تقسیم کر دیا اور باقی حصہ حجاج بن یوسف کو عراق بھیج دیا۔ اس فتح سے حجاج بن یوسف بہت خوش ہوا۔

**اثرات:** راجا داہر کی شکست کے بعد سندھ کے لوگوں نے محمد بن قاسم کو خوش آمدید کہا۔ محمد بن قاسم نے فتح سندھ کے بعد مساوات اور عدل کا نظام رائج کیا جس سے ہندو معاشرہ بہت متاثرہ ہوا۔ نچلی ذات کے ہندوؤں نے محمد بن قاسم اور اُس کے ساتھیوں کے اخلاق اور رواداری سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ مسلمانوں نے تعلیم دینے کے لیے مدرسے کھولے۔ ہندی کتابوں کے عربی میں ترجمے کیے گئے۔ فتح سندھ کے بعد بے شمار علما، تاجر اور صنعت کار سندھ میں آباد ہو گئے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ساحلی علاقوں کے ساتھ عربوں کی تجارت میں بھی اضافہ ہوا۔

**(ii) سلطان محمود غزنوی کے برصغیر پر حملوں کے بارے میں تحریر کریں۔**

**جواب: سلطان محمود غزنوی کا عہد حکومت (997ء تا 1030ء):**
سلطان محمود غزنوی، غزنی میں پیدا ہوا۔ وہ غزنی کے بادشاہ سبکتگین کا بیٹا تھا۔ اپنے والد کی وفات کے بعد 997ء میں تیس سال کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ وہ بڑا بہادر اور حوصلہ مند بادشاہ تھا۔ اس نے انتظام سلطنت اور جنگی امور میں خاصی مہارت حاصل کی۔ اُس نے 33 سال جنگی مہمات میں گزارے۔

**ہندوستان پر حملے:** اس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور کم فوج کے باوجود ہمیشہ کامیاب رہا۔ وہ فتح کے بعد واپس لوٹ جایا کرتا تھا۔ سومنات ہندوؤں کا مشہور اور مقدس مندر تھا۔ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ سومنات پر حملہ کرنے والا خود تباہ و برباد ہو جائے گا۔ جب محمود غزنوی کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے سومنات پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا۔ اس مندر میں بے شمار دولت موجود تھی۔ دیوتاؤں کی مورتیوں پر ہیرے جواہرات اور سونے چاندی کے زیورات جڑے تھے۔ شمالی ہندوستان کے کئی راجے اس مندر کو بچانے کے لیے بڑی فوج لے کر آئے لیکن ناکام ہوئے۔ پجاریوں نے سلطان کو بڑی تعداد میں جواہرات اور مال و دولت پیش کیا تا کہ سومنات کے بت کو نہ توڑا جائے مگر سلطان نے جواب دیا "میں بت شکن ہوں بت فروش نہیں۔"

**غزنوی سلطنت میں وسعت:** سلطان محمود کے برسر اقتدار آنے کے بعد غزنوی سلطنت میں خوب وسعت ہوئی۔ اس نے ملتان، ترکستان اور وسط ایشیا کی مہمات میں فتح حاصل کی۔ پنجاب کے ہندو راجا جے پال نے محمود غزنوی کی تخت نشینی کے وقت غزنی پر حملہ کر دیا۔ محمود اسے سزا دینا چاہتا تھا۔ اس لیے اُس نے پنجاب پر حملہ کر دیا۔ دونوں فوجوں کے درمیان زبردست جنگ ہوئی۔ محمود نے جے پال کو عبرت ناک شکست دی۔ جے پال کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا انند پال بہت سے ہندو راجاؤں کو ساتھ ملا کر تین لاکھ فوج لے کر محمود غزنوی کے مقابلے میں آیا لیکن شکست کھائی۔

**(iii) سلطان محمد غوری کی فتوحات کے بارے میں تحریر کریں۔**

**جواب: سلطان شہاب الدین غوری (1173ء تا 1206ء):** غزنوی خاندان کے زوال کے بعد غوری خاندان حکمران بنا۔ سلطان شہاب الدین محمد غوری کو ہندوستان میں مسلم حکومت کا بانی کہا جاتا ہے۔ محمد غوری اپنے بھائی کی وفات کے بعد 1173ء میں تخت نشین ہوا۔ اس خاندان کا تعلق "غور" سے تھا جو افغانستان میں غزنی اور ہرات کے درمیان ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ اسی علاقے کی نسبت سے انھیں غوری کہا جاتا ہے۔

**فتوحات:**

| | | | |
|---|---|---|---|
| ملتان | 1175ء | سندھ | 1178ء |
| پنجاب | 1181ء | سرہند | 1191ء |

**ترائن کی پہلی جنگ (1191ء):** ہندوستان کے ایک حکمران پرتھوی راج نے سرہند کو واپس لینے کے لیے ہندو راجاؤں سے مل کر سرہند پر حملہ کیا۔ شہاب الدین غوری مقابلہ نہ کر سکا اور سرہند پر دوبارہ پرتھوی راج کا قبضہ ہو گیا۔ وہ لاہور پہنچا اور یہاں سے غزنی روانہ ہو گیا۔

**ترائن کی دوسری جنگ (1192ء):** سلطان شہاب الدین غوری کو ترائن کی پہلی جنگ کی شکست کا بہت افسوس تھا۔ چنانچہ اس نے ایک سال تیاری کی اور 1192ء میں دوبارہ ترائن کے میدان میں اُترا۔ سلطان شہاب الدین غوری نے ایک حکمت عملی کے تحت فوج کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا اور جنگ شروع کر دی۔ شدید لڑائی کے بعد ترائن کی اس جنگ نے تاریخ کا رخ بدل دیا اور ہندوستان میں مسلم حکومت کی بنیاد رکھ دی گئی۔ پرتھوی راج کو شکست ہوئی وہ میدان جنگ سے فرار ہوا اور بعد میں مارا گیا۔

**قنوج پر حملہ (1194ء):** محمد غوری نے 1194ء میں قنوج پر حملہ کیا اور راجا جے چند کو شکست دی۔

**کارنامے:** سلطان نے امن و امان قائم کیا اور رعایا سے اچھا سلوک کیا۔ اُس نے ملکی و مالی انتظام کی طرف خاص توجہ دی۔ اس نے فوجی امور کو بہتر بنایا۔ ملک میں سڑکوں کو محفوظ کیا۔ دہلی میں اس کے نام کا خطبہ جاری ہوا۔ سلطان نے ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک مضبوط

Scanned with CamScanner

حکومت قائم کی اور ہندوؤں کی اجارہ داری ختم کر دی۔

**(iv) قطب الدین ایبک کی سیاسی بصیرت پر نوٹ لکھیں۔**

**جواب: قطب الدین ایبک (1206ء تا 1210ء):** ترائن کی جنگ کے بعد سلطان محمد غوری نے قطب الدین کو برصغیر میں اپنا نائب مقرر کیا اور خود غزنی واپس چلا گیا۔ سلطان محمد غوری کی وفات کے بعد قطب الدین ایبک 1206ء میں لاہور میں ''سلطان'' کا لقب اختیار کر کے تخت نشین ہوا۔ وہ پہلا مسلمان بادشاہ تھا جس نے دہلی کی بجائے لاہور کو دارالسلطنت بنایا اور ہندوستان میں باقاعدہ مسلم حکمرانی کا آغاز ہوا۔ اس نے مفتوحہ علاقوں کے نظم ونسق اور امن کی بحالی کی طرف خصوصی توجہ دی۔

**سیاسی بصیرت:** سلطان قطب الدین ایبک مدبر حکمران تھا۔ اس نے ترک اُمرا اور فوجی سرداروں کو بلند مقام اور دولت دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس نے طاقت ور اُمرا سے رشتے ناتے قائم کیے۔ اس نے سندھ اور ملتان کے حکمران ناصر الدین قباچہ سے اپنی بہن کی شادی کر دی۔ اس نے بنگال میں بھی اپنا اقتدار بحال کر لیا۔ اس نے عدل وانصاف قائم کیا۔ اُس نے ہندوؤں سے بھی اچھا سلوک کیا۔ اس نے تمام ناجائز اور غیر شرعی ٹیکس ختم کیے۔ سلطان کو فنِ تعمیر سے بڑا لگاؤ تھا۔ اس نے بہت سی عمارات بنوائیں لیکن دہلی میں مسجد قوت الاسلام، قطب مینار خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ قطب مینار کے قریب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا مزار ہے۔ اس وجہ سے اسے قطب مینار کہتے ہیں۔ قطب مینار کی بلندی تقریباً 78 میٹر ہے۔ قطب الدین ایبک 1210ء میں لاہور میں ''چوگان'' (پولو) کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس کا مقبرہ انارکلی (لاہور) میں ہے۔

**(v) بلبن نے ہندوستان میں اسلامی سلطنت کو کیسے استحکام بخشا؟**

**جواب: غیاث الدین بلبن کا دورِ حکومت (1266ء تا 1287ء):**

غیاث الدین بلبن کا اصل نام بہاؤالدین تھا جو ترک نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا مالک تھا۔ اس نے سخت گیری سے حکومت کی۔ سلطان شمس الدین التتمش نے 1233ء میں اسے بطور غلام خریدا۔ بلبن نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے جلد ہی بادشاہ کے دل میں مقام پیدا کر لیا۔ بلبن 1266ء میں سلطان ناصر الدین کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا اور ''غیاث الدین'' کا لقب اختیار کیا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی ''چالیس امرا'' کی قوت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

**منگولوں کے حملے:** تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں وسطی ایشیا میں منگولوں نے بے پناہ فوجی طاقت حاصل کر لی تھی۔ انہوں نے فتح بغداد کے بعد ہندوستان پر 1278ء میں پے در پے حملے کیے۔ بلبن نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انھیں لگاتار شکست دی۔ سلطان کے دونوں بیٹوں، محمد خاں اور بغرا خاں نے منگولوں کو دیپال پور کے قریب شکست دی۔ 1285ء میں منگولوں نے بڑی قوت سے حملہ کیا جس میں بلبن کا بڑا بیٹا سلطان شہید ہوا لیکن سلطان نے یہ حملہ پسپا کر دیا اور دور تک پیچھا کیا۔

**منگولوں کے خطرے کا سدِ باب:** بلبن نے منگولوں کے خطرے کا سدِ باب کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے جن سے منگول حملوں کا خطرہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ بلبن کی منگول پالیسی کے اہم نکات مندرجہ ذیل تھے۔

(i) بلبن نے سلطنت کے دور دراز علاقوں میں فوجی مہمات پر جانے کی پالیسی کو ترک کر دیا۔ وہ زیادہ وقت دارالسلطنت میں موجود رہتا تا کہ منگولوں کے حملے کا بروقت تدارک کیا جا سکے۔ (ii) بلبن نے سرحدی علاقے کے قبائل مثلاً کھوکھروں کو اپنا مطیع بنا لیا۔ اس طرح منگولوں کو خاموشی کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہو جانے کا موقع نہ ملا۔

(iii) بلبن نے اپنی فوج کی تنظیم نو کی اور سپاہیوں کو جدید ہتھیاروں سے مسلح کیا۔ (iv) بلبن نے سرحدی علاقوں میں بے شمار قلعے تعمیر کروائے اور ان میں فوجی دستے متعین کیے۔ اس سے منگولوں کو قدم قدم پر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ (v) بلبن نے سرحدی علاقوں کا دفاع کرنے کے لیے قابل سردار اور جرنیل مقرر کیے۔ اس طرح بلبن کی منگول پالیسی کامیاب رہی اور منگولوں سے نجات ملی۔

**انتظامِ سلطنت اور امن وامان:** بلبن چاہتا تھا کہ لوگوں کے دلوں میں حکومت کا خوف ایسا پختہ کر دیا جائے کہ وہ بغاوت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں۔ جب بھی کوئی دشمن سر اٹھاتا تو اسے سختی سے کچل دیتا۔ بنگال کے باغیوں کو اس نے عبرتناک سزائیں دیں۔ بلبن دربار میں آدابِ شاہی کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اس نے اپنے دربار کو بڑی شان وشوکت سے آراستہ کر رکھا تھا۔

سلطان غیاث الدین بلبن نے فوج کو نئے سرے سے منظم کیا۔ اس نے قلعوں کی تعمیر اور مرمت کی۔ اس نے جاگیروں کو ختم کیا۔ سلطان نے بیس سال تک حکومت کی۔ ایک دفعہ اُس نے کہا تھا کہ دوسرے ملکوں پر چڑھائی کرنے سے بہتر ہے کہ بادشاہ اپنے ملک کا انتظام بہتر رکھے اور امن وامان قائم کرے۔ اس کے زمانے میں امن وامان کا دور دورہ تھا۔ سلطان غیاث الدین بلبن 1286ء میں وفات پا گیا۔

Scanned with CamScanner

2. ذیل میں ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) عربوں کے تجارتی جہاز کو کس نے لوٹ لیا؟
(الف) مکرانیوں نے (ب) ڈاکوؤں نے
(ج) ملاحوں نے (د) مچھیروں نے

(ii) محمد بن قاسم راجا داہر کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے ساتھ پتھر پھینکنے کے لیے کیا لایا؟
(الف) منجنیق (ب) توپ (ج) بندوق (د) ٹینک

(iii) محمود غزنوی نے ہندوستان پر کتنے حملے کیے؟
(الف) پندرہ (ب) سولہ (ج) سترہ (د) اٹھارہ

(iv) شہاب الدین غوری نے ترائن کی پہلی جنگ کس کے خلاف لڑی؟
(الف) پرتھوی راج (ب) محمود غزنوی
(ج) سلطان ابراہیم لودھی (د) رضیہ سلطانہ

(v) رضیہ سلطانہ کس سلطان کی بیٹی تھی:
(الف) قطب الدین ایبک (ب) سلطان التتمش
(ج) ناصر الدین محمود (د) سلطان غیاث الدین بلبن

3. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) عربوں کے حملے کے وقت سندھ میں کون سا راجا حکومت کرتا تھا؟
جواب: عربوں کے حملے کے وقت سندھ میں "راجا داہر" حکومت کرتا تھا۔

(ii) محمود غزنوی نے کتنی جنگیں لڑیں؟
جواب: سلطان محمود غزنوی نے 33 سال جنگی مہمات میں گزارے۔ اس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور کم فوج کے باوجود ہمیشہ کامیاب رہا۔

(iii) محمد بن قاسم نے سندھ کس سن عیسوی میں فتح کیا؟
جواب: محمد بن قاسم نے 712ء میں سندھ مکمل فتح کیا۔

(iv) سومنات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: سومنات ہندوؤں کا مشہور اور مقدس مندر تھا۔ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ سومنات پر حملہ کرنے والا خود تباہ و برباد ہو جائے گا۔ جب محمود غزنوی کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے سومنات پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا۔

(v) ترائن کی دوسری جنگ کا فاتح کون تھا؟
جواب: ترائن کی دوسری جنگ کا فاتح سلطان شہاب الدین غوری تھا۔

4. کالم الف کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| محمد بن قاسم | کا غلام تھا |
| سلطان قطب الدین ایبک 1206ء میں | علم سے لگاؤ رکھتا تھا |
| سلطان شمس الدین التتمش، قطب الدین ایبک | بیٹی تھی |
| رضیہ سلطانہ، التتمش کی | لاہور میں تخت نشین ہوا |
| سلطان غیاث الدین بلبن | فاتح سندھ تھا |

عملی سرگرمیاں: طلبا سلطان محمود غزنوی اور سومنات کے پجاریوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کمرہ جماعت میں مکالمہ کی صورت میں پیش کریں۔

## معروضی و انشائیہ سوالات
### (بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

### کثیر الانتخابی سوالات

1. عربوں کا پیشہ تھا:
(a) زراعت (b) کان کنی (c) گلہ بانی (d) تجارت

2. حجاج بن یوسف نے راجہ داہر کو شکست دینے کے لیے کس کو بھیجا:
(a) محمود غزنوی کو (b) محمد بن قاسم کو
(c) شہاب الدین غوری کو (d) قطب الدین ایبک کو

3. محمد بن قاسم دیبل پہنچا:
(a) 712ء میں مکران کے راستے (b) 712ء میں پشاور کے راستے
(c) 713ء میں پنجاب کے راستے (d) 713ء میں مکران کے راستے

4. سندھ مکمل طور پر فتح ہوا:
(a) 712ء میں (b) 714ء میں (c) 716ء میں (d) 718ء میں

5. ترائن کی دوسری جنگ لڑی گئی:
(a) 1191ء میں (b) 1192ء میں
(c) 1193ء میں (d) 1194ء میں

6. محمد غوری نے قنوج پر حملہ کر کے شکست دی:
(a) راجہ پورس کو (b) راجہ جے چند کو
(c) راجہ داہر کو (d) راج کمار کو

7. قطب الدین ایبک لاہور میں تخت نشین ہوا:
(a) 1205ء کو (b) 1206ء کو (c) 1207ء کو (d) 1208ء کو

8. سلطان شمس الدین کس نسل سے تعلق رکھتا تھا؟
(a) ترک (b) ایران (c) مصری (d) بنگال

9. سلاطین کے عہد میں پہلی خاتون جو تخت نشین ہوئی:

downloaded from https://infohubhamzaised.com

Scanned with CamScanner

(a) فاطمہ جہانگیر (b) رضیہ سلطانہ (c) جہاں آرا (d) آمنہ

10. غیاث الدین بلبن کا اصل نام تھا:

(a) بہاؤ الدین (b) قمر الدین (c) سراج الدین (d) معین الدین

11. تیرھویں صدی کے آغاز میں وسطی ایشیا میں بے پناہ فوجی طاقت حاصل کی:

(a) مغلوں نے (b) غزنوی نے (c) منگولوں نے (d) سوریوں نے

12. جلال الدین خلجی نے تخت پر قبضہ کر کے خلجی خاندان کی بنیاد رکھی:

(a) 1190ء میں (b) 1290ء میں (c) 1390ء میں (d) 1490ء میں

## انشائیہ سوالات

1. حجاج بن یوسف نے جو خط راجہ داہر کو لکھا اس کا مفہوم کیا تھا؟

جواب: حجاج بن یوسف نے سندھ کے راجا داہر کو خط لکھا کہ سمندری ڈاکوؤں سے مال واپس لیا جائے، قیدیوں کو رہا کیا جائے اور ڈاکوؤں کو سخت سزا دی جائے۔

2. حجاج بن یوسف نے راجہ داہر کا جواب سن کر کیا قدم اٹھایا؟

جواب: حجاج بن یوسف جواب سن کر غصے میں آ گیا اور اس نے اپنے نوجوان داماد اور بھتیجے محمد بن قاسم کو ایک لشکر دے کر سندھ بھیجا تا کہ راجا داہر کو سزا دی جا سکے۔

3. محمد بن قاسم کی آمد پر ہندو معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: راجا داہر کی شکست کے بعد سندھ کے لوگوں نے محمد بن قاسم کو خوش آمدید کہا۔ محمد بن قاسم نے فتح سندھ کے بعد مساوات اور عدل کا نظام رائج کیا جس سے ہندو معاشرہ بہت متاثر ہوا۔ نچلی ذات کے ہندوؤں نے محمد بن قاسم اور اس کے ساتھیوں کے اخلاق اور رواداری سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ مسلمانوں نے تعلیم دینے کے لیے مدرسے کھولے۔ ہندی کتابوں کے عربی میں ترجمے کیے گئے۔ فتح سندھ کے بعد بے شمار علما، تاجر اور صنعت کار سندھ میں آباد ہو گئے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ساحلی علاقوں کے ساتھ عربوں کی تجارت میں بھی اضافہ ہوا۔

4. رضیہ سلطانہ کون تھی؟

جواب: رضیہ سلطانہ سلطان شمس الدین التمش کی بیٹی تھی۔

5. سلطان التمش کی وفات کے بعد عوام نے کس کو تخت پر بٹھایا؟

جواب: سلطان التمش کی وفات کے بعد دہلی کے عوام نے رضیہ سلطانہ کو 1236ء میں دہلی کے تخت پر بٹھایا۔

6. رضیہ سلطانہ کو تخت نشینی کے بعد کن مسائل کا سامنا تھا؟

جواب: جب رضیہ سلطانہ تخت نشین ہوئی تو ترک امرا نے اس کی سخت مخالفت کی جب کہ دہلی کے عوام نے آخری وقت تک رضیہ سلطانہ کا ساتھ دیا۔ وہ انتظامی معاملات کو خوب سمجھتی تھی۔ اس نے مشکل حالات میں مسائل پر قابو پایا۔ صوبوں کے گورنروں نے بغاوت کر دی اور ہندوؤں نے سرکشی کی۔ اس نے بات چیت کا راستہ اختیار کر کے بغاوت کو ختم کر دیا۔ اس نے ایک باغی ترک امیر ملک التونیہ سے شادی کر کے باغیوں سے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی۔ اگرچہ رضیہ سلطانہ نے صرف چار سال تک حکومت کی لیکن اس نے بڑی قابلیت سے تمام انتظامی خرابیوں کو دور کیا۔

# باب نمبر 4: جنوبی ایشیا میں مسلمان (ii)

## مشقی سوالات کا حل

1. مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

(I) علاؤ الدین خلجی کے معاشی نظام پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **سلطان علاؤ الدین خلجی (1296ء تا 1316ء):** سلطان علاؤ الدین اگرچہ زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہ تھا مگر بہترین حکمرانی اور سپہ سالاری کے جوہر خداداد تھے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی اپنے چچا جلال الدین خلجی کی وفات کے بعد 1296ء میں دہلی کے تخت پر بیٹھا۔

**معاشی نظام:** علاؤ الدین عوام کا خیر خواہ تھا۔ اس نے جو معاشی نظام متعارف کرایا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

**معاشی اصلاحات:** علاؤ الدین خلجی نے ملک میں بے شمار معاشی اور اصلاحات نافذ کیں جن سے نہ صرف اشیائے صرف سستی ہو گئیں، بلکہ یہ بازار میں بہت زیادہ مقدار میں دستیاب ہو گئیں۔ ان اصلاحات کی بنیاد پر علاؤ الدین کو ایک عظیم ماہر معاشیات کا خطاب دیا گیا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے ہندوستان میں راشن بندی کا نہایت کامیاب انتظام کیا، نہ کسی چیز کی کمی ہوئی اور نہ کسی چیز کی قیمت میں ایک روپیہ کا اضافہ ہوا۔

**مالیہ کا نظام:** اس نے مالیہ کے نظام میں اہم اصلاحات کیں تا کہ حکومت کی آمدنی کو بڑھایا جا سکے۔ اس نے سب سے ٹیکس وصول کیے۔ زائد قیمت وصول کرنے والے تاجروں کو سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ اشیائے ضرورت کی کم یابی کی صورت میں ان کی حسب ضرورت راشن بندی اور تقسیم کا بندوبست کیا گیا۔

**جرائم کے خاتمہ کے لیے اقدامات:** خفیہ پولیس کے ذریعے منڈیوں اور بازاروں میں نرخوں پر کڑی نگرانی کی جاتی تھی۔ ناجائز منافع خوری اور منڈیوں سے متعلقہ دیگر جرائم کے خاتمہ کے لیے سخت سزائیں مقرر کی گئیں۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو کڑی سزائیں دی جاتی تھیں۔ مقرر شدہ قیمتوں کی فہرستیں آویزاں کی جاتیں تا کہ دوکان دار زیادہ قیمتیں وصول نہ کر سکیں۔

**ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ:** سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھا دی گئیں اور وافر وسائل پیدا کیے جس سے سرکاری خزانے میں قابل ذکر اضافہ ہوا۔ امرا کے لیے جاگیروں کی جگہ تنخواہیں مقرر کیں۔ ہندوستان کے چند بڑے بادشاہوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

(II) سلطان محمد تغلق کے منصوبوں کا جائزہ لیں۔

Scanned with CamScanner

**جواب: سلطان محمد تغلق (1325ء تا 1351ء):**
غیاث الدین تغلق کی وفات کے بعد اس کا بڑا بیٹا جونا خاں، "سلطان محمد شاہ تغلق" کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ اس کی سلطنت بہت وسیع تھی جو 23 صوبوں پر مشتمل تھی۔ بعض صوبے مرکز سے بہت دور تھے جن کا انتظام موثر طریقے سے چلانا مشکل تھا۔ محمد تغلق کے دور میں بہت سی فوجی مہمات کامیاب نہ ہو سکیں۔ خاندیش، گجرات، بنگال، مالوہ، جونپور، بنگال اور کچھ دیگر علاقے آزاد ہو گئے۔

**نظام مال گزاری:** سلطان نے تخت نشین ہوتے ہی پورے ملک میں نظام مال گزاری کو منظم کیا۔ ملک کے ہر حصے کی جمع بندی کی۔ اس نے ایسے اقدامات اٹھائے جن سے سرکاری آمدن میں اضافہ ہوا۔ دوآبہ کا خطہ پیداوار کے لحاظ سے زرخیز تھا۔ سلطان نے دوآبہ کے مالیہ میں اضافہ کر دیا تاکہ شاہی خزانے کو بھرا جا سکے۔ کاشت کاروں نے مالیے میں اضافے سے تنگ آ کر کھلم کھلا بغاوت کر دی اور ان کی اکثریت سلطان کے خلاف ہو گئی۔

**دارالحکومت کی تبدیلی:** محمد شاہ تغلق نے اپنا دارالحکومت دہلی سے دکن میں دیوگری منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس کا نام "دولت آباد" رکھا گیا۔ اس کا مقصد وسیع عریض سلطنت کا نظام اچھے طریقے سے چلانا تھا۔ عوام نے اس تبدیلی کو پسند نہ کیا۔ ذرائع آمد و رفت کے ناقص ہونے کی وجہ سے سفر کی صعوبتوں سے بہت سے لوگ مر گئے۔ لوگوں کو دولت آباد کی آب و ہوا بھی اچھی نہ لگی۔ سلطان نے آٹھ سال بعد رعایا کو واپسی کا حکم دیا۔ اس طرح آنے اور جانے سے کافی جانی اور مالی نقصان ہوا جس سے لوگ سلطان کے خلاف ہو گئے۔

**علامتی سکوں کا اجرا:** سلطان نے علامتی سکے جاری کیے اور حکم دیا کہ ان سکوں کو چاندی کے برابر سمجھا جائے۔ نئے سکوں کے اجرا سے بے شمار جعلی سکے بھی بننا شروع ہو گئے جس سے ملک کی اقتصادی حالت تباہ ہو گئی۔ سرکاری سکوں کے استعمال پر عوام کو اعتماد نہ رہا۔ محمد تغلق نے تجربہ ناکام ہونے پر علامتی سکوں کا اجرا بند کر دیا۔ اس نے تانبے کے سکوں کو چاندی کے سکوں میں تبدیل کرنے کا حکم دے دیا۔ لوگوں نے جعلی سکے دے کر چاندی کے سکے حاصل کر لیے جس سے سرکاری خزانے کو بہت خسارہ ہوا اور ملک کی تجارت پر بھی ناخوش گوار اثر پڑا۔ سلطان کے نئے نئے منصوبے عوام کی سمجھ میں نہ آئے اور تمام اقدامات ناکام ہو گئے۔ سلطان کا خراسان پر حملہ اور قراچل کی مہم بھی ناکام رہی۔ سلطان نے 1351ء میں وفات پائی۔

**(iii) سلطان فیروز تغلق نے نظام مالیات کی کس طرح اصلاح کی؟**

**جواب: سلطان فیروز شاہ تغلق (1351ء تا 1388ء):**
سلطان محمد تغلق کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ سلطان نے اپنی زندگی میں ہی اپنے چچا زاد بھائی، فیروز شاہ تغلق کو اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا۔ سلطان فیروز شاہ تغلق ایک سادہ انسان تھا۔ وہ ایک امن پسند شخص تھا۔

**مالی اصلاحات:** فیروز شاہ نے امور سلطنت سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے نظام مالیات کی طرف توجہ دی۔ اس نے مالیات کو نئے سرے سے مرتب کیا۔ اس نے زرعی محصولات کا تخمینہ بھی تیار کیا۔ اس نے کاشت کاروں کے تمام قرضے معاف کر دیے۔ تجارت، کپڑا، غلہ، جانوروں اور مچھلیوں کی فروخت پر تمام محصولات ختم کر دیے۔ سرکاری لگان میں نمایاں کمی کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بنجر زمینیں آباد کرنے لگے۔

**(iv) امیر تیمور کا ہندوستان پر حملہ اور اس کے اثرات بیان کریں۔**

**جواب: امیر تیمور کا حملہ (1398ء):**
امیر تیمور ابتداء میں صرف سمرقند کا حکمران تھا مگر اپنی ذہانت اور بہادری کے بل بوتے پر اس نے افغانستان، ایران، عراق، ہندوستان اور روس کے کچھ علاقے فتح کر لیے۔ ٹانگ زخمی ہو جانے کے باعث وہ تھوڑا سا لنگڑا کر چلتا تھا، اس لیے اس کو تیمور لنگ بھی کہا جاتا ہے۔

**ہندوستان پر حملہ:** امیر تیمور سمرقند میں پیدا ہوا۔ اس کا والد ایک ترک سردار تھا۔ امیر تیمور اپنے باپ کی وفات کے بعد سمرقند کے تخت پر بیٹھا۔ فیروز تغلق کی وفات کے بعد ہندوستان میں سیاسی انتشار اور افراتفری پھیل گئی۔ مرکز اور صوبوں میں ہم آہنگی ختم ہو گئی۔ دہلی میں محمود تغلق اور فیروز آباد میں نصرت خاں حکمران بن گئے۔ گجرات اور مالوہ بھی خود مختار ہو چکے تھے۔ دکن اور بنگال پہلے ہی الگ ہو چکے تھے۔ امیر تیمور نے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور ہندوستان کی فتح کا منصوبہ بنایا۔ اس نے لاہور، ملتان، دیپال پور، اُچ اور پاک پتن کو آسانی سے فتح کر لیا۔ اس کے بعد امیر تیمور نے دہلی کو فتح کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی فوج دہلی کی طرف بڑھی۔ محمود تغلق کی فوج امیر تیمور کے لشکر کا مقابلہ نہ کر سکی۔ امیر تیمور بطور فاتح دہلی میں داخل ہوا۔

**تغلق سلطنت کے زوال کے بعد:** امیر تیمور نے واپسی پر سید خضر خاں کو لاہور، ملتان اور دیپال پور کا گورنر مقرر کیا۔ 1413ء میں تغلق کے زوال کے بعد دہلی کے امرا نے اقتدار دولت خان لودھی کے سپرد کر دیا مگر وہ زیادہ دیر تک تخت دہلی پر اپنا قبضہ برقرار نہ رکھ سکا۔ 1414ء میں ملتان کے گورنر خضر خاں نے دہلی پر فوج کشی کر کے دولت خان کو شکست دی اور 1414ء میں سید خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی جو کہ 1414ء سے 1451ء تک قائم رہی لیکن وہ اپنی سلطنت کو استحکام نہ بخش سکا۔ اس طرح لودھیوں نے دہلی کی حکومت پر قبضہ کر لیا۔

**حملوں کے اثرات:** امیر تیمور کے حملوں کے باعث دہلی کی سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گئی۔ جون پور، بنگال، گجرات اور

پنجاب نے خود مختاری حاصل کر لی۔ امیر تیمور ان علاقوں کی تمام دولت سمیٹ کر لے گیا۔ لاکھوں بے گناہ افراد مارے گئے۔ امیر تیمور جن علاقوں سے گزرا وہاں کے شہروں اور فصلوں کو برباد کرتا چلا گیا۔ اس کی واپسی کے بعد ایک زبردست قحط رونما ہوا جس سے ہزاروں لوگ بھوکے مر گئے۔ لوگوں میں بے چینی اور بدامنی پھیل گئی جس سے ملک کی امن و امان کی صورتِ حال خراب ہو گئی۔ تیمور کے حملے کے بعد دہلی کا شہر ویران ہو گیا۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی رک گئی۔ جس سے معیشت کو زبردست نقصان ہوا۔ سلطنت دہلی پر ایک کاری ضرب لگی اور تغلق خاندان کا رہا سہا وقار ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔

**(۷) سلطنت دہلی کے زوال کے اسباب تحریر کریں۔**

**جواب: سلطنت دہلی کے زوال کے اسباب:**

**وسعت سلطنت:** تغلق خاندان کے زمانے میں سلطنت دہلی کی حدود بہت وسیع ہو چکی تھیں۔ اتنی وسیع سلطنت کا انتظام اور نگرانی کرنا بہت مشکل کام تھا۔ اس سے کمزور حکمرانوں کے دور میں بغاوتیں شروع ہوئیں۔ تغلق خاندان کے آخری حکمران کافی کمزور ثابت ہوئے جس کی وجہ سے مرکز سے دور صوبوں نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔

**تخت نشینی کے لیے رسہ کشی:** سلاطین دہلی کے ہاں تخت نشینی کا کوئی اصول رائج نہ تھا۔ بادشاہ کی وفات کے بعد اقتدار کے لیے رسہ کشی شروع ہو جاتی۔ اس قسم کی کش مکش سلطنت کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

**محمد تغلق کے منصوبے:** سلطان محمد تغلق کی اصلاحات اور جنگی مہمات نے ملک کی معاشی حالت کو کمزور کر دیا۔ لوگوں کے دلوں سے شاہی رعب اور دبدبہ ختم ہو گیا۔ ملک میں جگہ جگہ بغاوتیں ہونے لگیں۔

**اُمرا و جاگیردار:** تغلق سلاطین خاص طور پر محمد تغلق نے غیر ملکی اُمرا کو بڑے بڑے عہدے اور جاگیریں بھی عطا کیں۔ ان امرا کو غیر ملکی ہونے کی وجہ سے دہلی سلطنت سے کوئی دل چسپی نہیں تھی۔ اس طرح کمزور حکمرانوں کے دور میں آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم ہو گئیں۔

**فیروز شاہ تغلق کی نرم پالیسی:** فیروز شاہ تغلق کی نرم اور صلح جُو پالیسی بھی سلطنت کے زوال کا سبب بنی۔ اس کی نرمی نے مرکز سے علیحدگی کے رجحان کو جنم دیا۔ اس نے دکن کی طرف کوئی فوجی مہم نہ بھیجی۔ سلطان شمالی ہند کی بغاوتوں کو بھی گرم جوشی سے نہ دبا سکا۔ جس سے باغیوں کے حوصلے بڑھ گئے۔

**غیر مسلم اقوام:** سلطنتِ دہلی کی زیادہ تر آبادی ہندوؤں پر مشتمل تھی جو مسلمانوں کو اجنبی تصور کرتے تھے۔ مسلمان حکمرانوں کی حکومت سے انھیں کوئی خاص ہمدردی اور دل چسپی نہ تھی۔ اس لیے وہ ہر وقت مسلمانوں سے آزاد ہونے کی فکر میں رہتے تھے۔ ہندو جاگیردار مالیہ ادا کرنے میں مختلف حیلوں بہانوں سے کام لیتے تھے۔ بعض اوقات وہ بغاوت پر بھی اُتر آتے تھے۔

**فوجی تربیت کا فقدان:** سلطنتِ دہلی اپنی رعایا کی فوجی تربیت نہ کر سکی۔ لوگ عیش و عشرت کے دل دادہ تھے جس سے فوجی جفاکشی ختم ہو گئی۔

**افغانوں کی سرکشی:** افغانی شروع ہی سے کسی سلطان کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ سکندر لودھی کی وفات کے بعد یہ خود مختار ہو کر مرکز سے علیحدہ ہونے لگے۔

**نااہل جانشین:** فیروز شاہ تغلق کے تمام جانشین نااہل اور عقل سے عاری تھے۔ وہ اپنی نااہلی کی وجہ سے اُمرا کے ہاتھوں بے بس ہو گئے تھے۔ فیروز شاہ تغلق نے اپنے استحکام کے لیے غلاموں کی ایک فوج تیار کی جو ملکی خزانہ پر بوجھ بنی رہی۔

**امیر تیمور اور منگولوں کے حملے:** 1398ء میں امیر تیمور کے حملوں نے ہندوستان کی مرکزیت کا شیرازہ بکھیر دیا اور دہلی کی سلطنت ختم ہو کر رہ گئی۔ منگولوں نے بھی متواتر حملے کر کے سلطنتِ دہلی کو کبھی چین نہ لینے دیا۔

**ابراہیم لودھی کا کردار:** ابراہیم لودھی ایک سخت دل بادشاہ تھا۔ اُمرا اس کے خلاف ہو گئے اور کئی امرا نے بابر کو ہندوستان پر حملے کی دعوت دی جس سے سلطنتِ دہلی مغلوں کے قبضے میں چلی گئی۔

**2. ذیل میں ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

**(i) ہندوستان کے کون سے بادشاہ نے راشن بندی کی؟**
(الف) قطب الدین ایبک (ب) التتمش
**(ج)** علاؤالدین (د) محمد تغلق

**(ii) "خلجی" کس نسل سے تعلق رکھتے تھے؟**
**(الف)** ترک (ب) افغان (ج) عرب (د) مغل

**(iii) دارالسلطنت کو دہلی سے دولت آباد کس بادشاہ نے تبدیل کیا؟**
(الف) جلال الدین خلجی (ب) علاؤالدین خلجی
**(ج)** محمد تغلق (د) مبارک شاہ خلجی

**(iv) ہندوستان سے جاتے وقت کون سا بادشاہ بڑے بڑے کاری گر اپنے ساتھ لے گیا؟**
(الف) بابر **(ب)** امیر تیمور
(ج) سلطان محمود غزنوی (د) علاؤالدین خلجی

**3. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔**

**(i) علاؤالدین خلجی کون تھا؟**

**جواب:** علاؤالدین، جلال الدین خلجی کا بھتیجا اور داماد تھا۔ سلطان زیادہ

Scanned with CamScanner

پڑھا لکھا نہ ہونے کے باوجود بہترین حکمرانی اور سپہ سالاری کے جوہر رکھتا تھا۔ 1296ء میں اپنے چچا جلال الدین کی وفات کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھا۔

**(ii) دارالحکومت کی تبدیلی کس بادشاہ نے کی؟**

جواب: محمد شاہ تغلق نے دارالحکومت کی تبدیلی کی تھی۔ اس نے اپنا دارالحکومت دہلی سے دکن میں دیوگری منتقل کیا۔ جس کا نام ''دولت آباد'' رکھا گیا۔

**(iii) امیر تیمور کون تھا؟**

جواب: امیر تیمور سمرقند کا حکمران تھا۔ جس نے بعد میں ہندوستان پر حملے کر کے وہاں پر بھی اپنی سلطنت قائم کی۔

**(iv) بہلول لودھی کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟**

جواب: بہلول لودھی کا تعلق ''پٹھان'' قبیلے سے تھا۔

**(v) دہلی سلطنت کے زوال کے کوئی سے دو اسباب لکھیں۔**

جواب: **دہلی سلطنت کے زوال کے اسباب:** دہلی سلطنت کے زوال کے اسباب درج ذیل ہیں۔

**(1) فوجی تربیت کا فقدان:** سلطنتِ دہلی اپنی رعایا کی فوجی تربیت نہ کر سکی۔ لوگ عیش و عشرت کے دلدادہ تھے جس سے فوجی جفاکشی ختم ہو گئی جو کہ سلطنت کے زوال کا سبب بنی۔

**(2) تخت نشینی کے لیے رسہ کشی:** سلاطین دہلی کے ہاں تخت نشینی کا کوئی اصول رائج نہ تھا۔ بادشاہ کی وفات کے بعد اقتدار کے لیے رسہ کشی شروع ہو جاتی۔ اس قسم کی کش مکش سلطنت کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

**4. کالم الف کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔**

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| جلال الدین ''خلجی''، خلجی خاندان کا | زرخیز تھا |
| خلجی خاندان تقریباً تیس سال | بانی تھا |
| علاؤالدین نے معاشی نظام | قوم سے تعلق رکھتے تھے |
| تغلق ترک | متعارف کرایا |
| دوآبہ کا خطہ پیداوار کے لحاظ سے | حکمران رہا |

**عملی سرگرمیاں:**

طلبا علاؤالدین خلجی کی سلطنت کے مفتوحہ علاقوں کو نقشہ پر دکھائیں۔

## معروضی و انشائیہ سوالات

### (بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

### کثیر الانتخابی سوالات

1. خلجی تعلق رکھتے تھے:
(a) تاتاری نسل سے (b) افغانی نسل سے
(c) ترک نسل سے (d) ایرانی نسل سے

2. 1290ء میں کیقباد کے قتل کے بعد اپنی تخت نشینی کا اعلان کیا:
(a) سلطان علاؤالدین خلجی نے (b) سلطان جلال الدین فیروز خلجی نے
(c) نظام الدین خلجی نے (d) سلطان مبارک شاہ خلجی نے

3. علاؤالدین نے ایک سازش کے تحت قتل کروادیا:
(a) غیاث الدین تغلق کو (b) جلال الدین خلجی کو
(c) عمادالدین کو (d) ملک چھجو کو

4. سلطان علاؤالدین خلجی تخت نشین ہوا:
(a) 1294ء میں (b) 1296ء میں (c) 1298ء میں (d) 1300ء میں

5. سلطان غیاث الدین تغلق کا دورِ حکومت رہا:
(a) 1320ء تا 1325ء تک (b) 1320ء تا 1326ء تک
(c) 1321ء تا 1325ء تک (d) 1321ء تا 1326ء تک

6. سلطان غیاث الدین نے وفات پائی:
(a) 1323ء میں (b) 1324ء میں (c) 1325ء میں (d) 1326ء میں

7. سلطان محمد شاہ تغلق کی سلطنت مشتمل تھی:
(a) 20 صوبوں پر (b) 21 صوبوں پر (c) 22 صوبوں پر (d) 23 صوبوں پر

8. لودھی خاندان کا سب سے پہلا حکمران تھا:
(a) سکندر لودھی (b) بہلول لودھی (c) ابراہیم لودھی (d) دولت خان لودھی

9. 1526ء میں بابر نے ابراہیم لودھی کو شکست دی:
(a) پانی پت کے میدان پر (b) آگرہ کے میدان پر
(c) دہلی کے میدان پر (d) دولت آباد کے میدان پر

10. امیر تیمور پیدا ہوا:
(a) بخارا میں (b) سمرقند میں (c) دہلی میں (d) آگرہ میں

11. 1414ء میں ملتان کے گورنر خضر خاں نے شکست دی:
(a) ابراہیم لودھی کو (b) دولت خاں لودھی کو
(c) سکندر لودھی کو (d) بہلول لودھی کو

12. جونپور کی بنیاد رکھی:
(a) ابراہیم لودھی نے (b) ظہیرالدین بابر نے
(c) امیر تیمور نے (d) فیروز شاہ تغلق نے

13. علاؤالدین خلجی نے گجرات کی ریاست کو فتح کیا:
(a) 1296ء میں (b) 1297ء میں
(c) 1298ء میں (d) 1299ء میں

Scanned with CamScanner

14. خاندیش پر حکومت تھی:

(a) مغل خاندان کی (b) فاروقی خاندان کی

(c) تغلق خاندان کی (d) لودھی خاندان کی

## انشائیہ سوالات

1. سلطان فیروز شاہ تغلق نے تخت نشینی کے بعد سب سے پہلے کون سا قدم اٹھایا؟

جواب: فیروز شاہ نے امورِ سلطنت سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے نظامِ مالیات کی طرف توجہ دی۔ اس نے مالیات کو نئے سرے سے مرتب کیا۔ اس نے زرعی محصولات کا تخمینہ بھی تیار کیا۔ اس نے کاشت کاروں کے تمام قرضے معاف کر دیے۔ تجارت، کپڑا، غلہ، جانوروں اور مچھلیوں کی فروخت پر تمام محصولات ختم کر دیے۔ سرکاری لگان میں نمایاں کمی کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بنجر زمینیں آباد کرنے لگے۔

2. سلطان فیروز شاہ تغلق نے کون سی فوجی اصلاحات نافذ کیں؟ یا

سلطان فیروز شاہ تغلق کی فوجی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: سلطان فیروز شاہ تغلق نے جاگیرداروں اور صوبائی گورنروں کو ایک مخصوص تعداد میں فوج رکھنے اور اس کی تربیت کرنے کی ذمہ داری سونپی۔ سلطان نے فوج کے عہدوں کو موروثی بنا دیا۔ ان اصلاحات سے فوج کے نظم و نسق اور تربیت کا معیار گر گیا۔

3. سلطان فیروز شاہ تغلق کی تعمیرات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: سلطان نے ویران مسجدوں کو آباد کیا اور نئی مساجد بھی بنوائیں۔ اُس نے محلات، سرائیں، پل، مینار، تالاب اور کنویں بھی کھدوائے۔ اس نے فیروز آباد، فتح آباد اور جون پور شہر آباد کیے۔ اس نے جلال الدین خلجی کا مقبرہ بنوایا۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ کے مزار کی بھی مرمت کرائی۔ فیروز شاہ تغلق نے کاریگروں کی سرپرستی بھی کی۔ سلطان نے 1388ء میں وفات پائی اور فیروز آباد میں دفن ہوا۔

4. (a) ابراہیم لودھی کب تخت نشین ہوا؟

جواب: ابراہیم لودھی اپنے باپ کی وفات کے بعد 1518ء میں بادشاہ بنا۔

(b) ابراہیم لودھی کی سخت پالیسیوں کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: سلطان ابراہیم کی سخت پالیسی کی وجہ سے اُمرا اور اس کے خاندان کے لوگ بھی اس کے خلاف ہو گئے۔ اس کا چچا عالم خان تنگ آ کر افغانستان چلا گیا۔ دولت خان لودھی نے پنجاب میں خود مختاری کا اعلان کر دیا اور بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔

(c) پانی پت کی جنگ کا حال بیان کریں۔

جواب: بابر نے 1526ء میں دہلی پر حملہ کر دیا اور ابراہیم لودھی ایک لاکھ فوج لے کر مقابلے کے لیے آیا۔ پانی پت کے میدان میں 1526ء کو ایک خون ریز معرکہ ہوا۔ بابر نے توپ خانے کا استعمال کیا۔ توپوں کے گولوں نے لودھی فوج کے ہاتھیوں میں افراتفری پھیلا دی۔ مغل فوج نے بھی بہادری کے جوہر دکھائے۔ ابراہیم لودھی اپنے ساتھیوں سمیت مارا گیا۔ اس کی موت لودھی خاندان کے خاتمہ کا باعث بنی۔ بابر نے دہلی پر قبضہ کر کے مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

## باب نمبر 5: سماجی اور ثقافتی ترقی

### مشقی سوالات کا حل

1. مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات لکھیں۔

(i) برصغیر میں صوفیا کرامؒ کے مشہور سلسلوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: برصغیر پاک و ہند میں تصوف دسویں صدی عیسوی میں متعارف ہوا۔ بزرگانِ دینؒ اور صوفیا کرامؒ غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے اور ذات پات کی تفریق سے منع کرتے۔ انھوں نے ہندوستان میں لوگوں کو مساوات کا درس دیا اور ادنیٰ ذات کے لوگوں سے محبت اور شفقت کا سلوک کیا۔

**صوفیا کرامؒ کا اسلام پھیلانے میں کردار:** برصغیر میں صوفیا کرامؒ نے اسلام کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے برصغیر میں کثیر تعداد میں لوگوں کو مسلمان کیا۔ وہ لوگوں کو راہِ ہدایت پر لاتے رہے۔ صوفیا کرامؒ مسلمانوں کی روحانی زندگی کا مرکز تھے۔ انھوں نے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ کے لیے وقف کر دی۔ وہ اخوت، بھائی چارے اور امن کا پیغام دیتے رہے۔ وہ سیاست اور حکومت سے دور رہتے تھے۔ حاکمِ وقت اُن کی عزت کرتے تھے۔ غیر مسلم بھی اُن کا احترام کرتے تھے۔

**درس و تدریس:** صوفیا کرامؒ نے کتابیں بھی لکھیں اور درس و تدریس کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے۔ لوگ اُن سے فیض حاصل کرتے تھے۔ برصغیر میں صوفیا کرامؒ کے چار مقبول سلسلے رائج رہے ہیں جن کی تفصیل درج ہے۔

**(i) چشتیہ سلسلہ:** اس سلسلے کے سب سے بڑے بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ تھے۔ انھوں نے اجمیر میں قیام فرمایا۔ دیگر صوفیا میں فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت بختیار کاکیؒ اور نظام الدین اولیاؒ مشہور ہیں۔

**(ii) سہروردیہ سلسلہ:** اس سلسلہ کے بانی شہاب الدین سہروردیؒ تھے۔ برصغیر میں اس سلسلے کے سب سے بڑے بزرگ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ تھے۔

**(iii) نقشبندیہ سلسلہ:** اس سلسلہ کی ابتدا حضرت بایزید بسطامیؒ سے ہوئی۔ تاہم برصغیر میں اس سلسلہ کی آمد حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے ہوئی۔ انھوں نے دہلی میں قیام کیا۔

**(iv) قادریہ سلسلہ:** اس سلسلہ کے عظیم بزرگ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ تھے جو بغداد میں مقیم تھے۔

Scanned with CamScanner

**(ii) حضرت سید علی بن عثمان ہجویریؒ کی اشاعت اسلام کے سلسلہ میں خدمات کا ذکر کیجیے۔**

**جواب: حضرت سید علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ (1009ء تا1072ء):** آپ غزنی کے ایک محلہ ہجویر میں 1009ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت علیؓ تک جا پہنچتا ہے۔ ''گنج بخش'' آپ کا لقب ہے۔ آپ کا گھر علم و فضل اور روحانیت کا مرکز تھا۔

آپ نے چار سال کی عمر میں اسلامی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ آپ نے افغانستان، وسط ایشیا اور عرب کے مختلف شہروں سے علمی فیض حاصل کیا۔ آپ نے اپنی کتاب ''کشف المحجوب'' میں لکھا ''میں نے خراسان میں تین سو علما سے ملاقاتیں کیں''۔ آپ نے خصوصی طور پر شیخ ابوالقاسم کا بڑے ادب سے ذکر کیا ہے۔ آپ نے عالم دین حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن الحسنؒ کے ہاتھ پر بیعت کی جو دمشق میں رہتے تھے۔

آپ اپنے روحانی پیشوا کی ہدایت پر لاہور تشریف لائے۔

**اشاعت اسلام:** آپ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے متعدد کتب لکھیں لیکن ''کشف المحجوب'' کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی گئی جو طلبا کے لیے مرشد کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ''کشف الاسرار'' بھی لکھی ہے۔ آپ کے اقوال زریں مسلمانوں کے لیے ایک خزانہ ہیں۔ آپ کے مزار پر حاضری دینے والوں میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ بھی شامل ہیں جنھوں نے مزار پر چلہ بھی کاٹا۔

**وفات:** آپ نے 1072ء میں وفات پائی اور لاہور بھاٹی گیٹ کے باہر دفن ہوئے۔

**(iii) مسلمانوں کے فن تعمیر پر نوٹ لکھیں۔**

**جواب: سلاطین دہلی کا فن تعمیر اور تعمیرات:** سلاطینِ دہلی نے برصغیر میں فنِ تعمیر کو فروغ دینے کے لیے خصوصی اقدامات اٹھائے۔ اسلامی فنِ تعمیر کے تحت عمارات وسیع اور کشادہ بنائی جاتی تھیں۔ مسلمانوں نے اپنی عمارات میں مضبوط محرابیں اور گنبد بنانے کا طریقہ اختیار کیا۔ عمارات میں چونے اور مسالے کا استعمال کیا گیا جو ان کو پختہ تر بنا دیتا تھا۔

**اسلامی طرز تعمیر:** اس دور میں اسلامی طرز تعمیر کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ صوفیا کرامؒ کے انتقال کے بعد مقبرے تعمیر کروائے جانے لگے اور گنبد گول کیے جانے لگے۔

**ملتانی طرز تعمیر:** ملتانی طرز تعمیر میں مقبروں پر گول گنبد بنایا جاتا تھا۔ حضرت بہاؤالدین زکریاؒ اور حضرت شاہ رکن عالمؒ کے مقبرے بالترتیب 1162ء اور 1320ء میں بنائے گئے۔

**برصغیر میں اسلامی فن تعمیر:** سلطان قطب الدین ایبک نے دہلی میں مسجد قوت الاسلام تعمیر کروا کے برصغیر میں اسلامی فن تعمیر کی بنیاد رکھی۔ اس نے قطب مینار بھی تعمیر کروایا۔

**فیروز شاہ تغلق کے دور میں فن تعمیر:** فیروز شاہ تغلق کے دور میں فن تعمیر کے لحاظ سے غیاث الدین تغلق کا مقبرہ، سلطان محمد تغلق کے دور کی مضبوط فصیل ''جہاں پناہ'' اور بیگم پوری مسجد بنائی گئی۔

**انڈو اسلامک فن تعمیر:** مسلمان اپنی عمارتوں کی آرائش کے لیے ان پر قرآنی آیات لکھتے تھے۔ ترک اور ایرانی معماروں نے ایک نیا فن تعمیر پیدا کیا جسے انڈو اسلامک فن تعمیر کہتے ہیں۔

**سادات اور لودھی خاندان کی یادگاریں:** دہلی میں سادات اور لودھی خاندان کی یادگاریں زیادہ تر گنبد کی طرزِ ساخت کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس طرح گنبد مسلم طرزِ تعمیر کا خاص اور مستقل حصہ بن گیا جسے بلاشبہ بہت فوقیت حاصل ہوئی۔ علاؤالدین خلجی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ 1300ء میں قطب کمپلیکس میں ''علائی مینار'' تعمیر کیا گیا جس پر چڑھ کر چاند دیکھا جاتا تھا۔

**(iv) سلاطین دہلی کے مرکزی نظام کی وضاحت کریں۔**

**جواب: سلطنتِ دہلی کا نظام حکومت:**

**مرکزی نظام:** سلاطین دہلی نے ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ نظامِ حکومت دیا۔ سلاطین نے اہم محکمے مثلاً فوجی اور عدالتی امور اپنے دائرہ اختیار میں رکھے اور عام شعبہ کی نگرانی حکومت کے کارندوں کے ذریعہ کرائی جاتی تھی۔

**حاکمِ اعلیٰ:** سلطان ملک کا حاکمِ اعلیٰ تصور ہوتا تھا جو سلطنت کا سارا انتظام اپنے وزیروں کے مشورے سے چلاتا تھا۔ سلطان اہم عہدوں پر خود تقرری کرتا تھا۔ بادشاہ کی مدد کے لیے ایک وزیر اعظم اور متعدد وزیر ہوتے تھے۔

**دیوانِ وزارت:** یہ محکمہ آمدن اور اخراجات کا حساب رکھتا تھا اور وزیر کے ماتحت ہوتا تھا۔ اس کا کام جزیہ، عُشر اور زکوٰۃ اکٹھی کرنا تھا۔ مال غنیمت کا $\frac{4}{5}$ حصہ حکومت اور $\frac{1}{4}$ حصہ فوجیوں کو ملتا تھا۔

**دیوانِ رسالت:** دیوانِ رسالت مذہبی اُمور سرانجام دیتی تھی۔ اس کا سربراہ صدر الصدور ہوتا تھا۔

**دیوانِ عدل:** یہ انصاف کا محکمہ تھا جس کا سربراہ قاضی القضاۃ ہوتا تھا جس کے تحت سارا عدالتی نظام چلتا تھا۔ **دیوانِ عرض:** یہ محکمہ فوجی امور سرانجام دیتا تھا۔ اس کا سربراہ عارض ممالک کہلاتا تھا۔

**دیوانِ انشا:** یہ محکمہ خط و کتابت کا ذمہ دار ہوتا تھا جو اندرون اور بیرون ملک خط و کتاب کرتا تھا۔ اس خط و کتابت پر شاہی مہر لگتی تھی۔

**دیوان برید:** اس محکمے کا کام ملک کے ہر کونے میں ضروری اطلاعات کی

Scanned with CamScanner

زنبیل تھا۔ گھوڑوں یا پیادوں ہر دو ذرائع سے ڈاک بھیجی جاتی تھی۔ ہر چوکی پر تازہ دم گھوڑے تیار ہوتے تھے جو دوسری چوکی پر ڈاک پہنچاتے تھے۔

**وکیل دار:** شاہی محل کا انتظام اور شاہی طعام کا بندوبست بھی کرتا تھا۔

**امیر حاجب:** امیر حاجب دربار کا اعلیٰ افسر تھا جو دربار کی تمام تقریبات کا اہتمام کرتا تھا۔ وہ ملاقاتیوں کو سلطان کے دربار میں پیش کرتا تھا۔

**سر جہاندار:** سلطان دہلی کا باڈی گارڈ دستہ سر جہاندار کہلاتا ہے۔ اس دستہ میں سلطان کے اُن غلاموں کو منتخب کیا جاتا تھا جو بڑے وفادار ہوتے تھے۔ **صوبائی نظام:** سلاطینِ دہلی نے صوبوں کا انتظام چلانے کے لیے درج ذیل ڈھانچا ترتیب دیا تھا۔

**علاقے:** سلاطینِ دہلی نے سلطنت کو مختلف علاقوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ بڑے علاقوں (صوبوں) کے سربراہ گورنر ہوتے تھے اور چھوٹے علاقوں پر ولی یا ناظم مقرر کیا جاتا۔ صوبائی حکومت کے پاس سوائے عدالتی معاملات کے وسیع انتظامی اختیارات ہوتے تھے۔

**صاحب دیوان:** صاحب دیوان صوبے میں مالیات کی نگرانی کرتا تھا۔ وہ صوبے میں آمدن اور اخراجات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتا تھا۔ اس کا تمام حساب و کتاب مرکز کو بھیجا جاتا تھا۔ صاحب دیوان صوبہ میں مالی مقدمات کی سماعت بھی کرتا تھا۔ **قاضی:** صوبے کا عدل وانصاف کے شعبے کا نگران قاضی کہلاتا تھا۔ وہ مقدمات کے فیصلے کرتا تھا۔ اس کی مدد مفتی اور پنڈت کرتے تھے۔ قاضی کا تقرر سلطان خود کرتا تھا۔

**صاحب بَرید:** صاحب بَرید صوبے میں ڈاک اور جاسوسی کے محکمے کا سربراہ تھا۔ وہ اپنے صوبے کے ڈاک پیادوں کے ذریعے مرکز کو بھجواتا تھا۔ ڈاک پہلے دیہاتوں سے پرگنوں، پرگنوں سے شقوں اور شقوں سے صوبائی دفتر پہنچتی تھی۔ وہ صوبے میں پیش آنے والے اہم واقعات کی خفیہ رپورٹیں بھی مرکز کو بھجواتا تھا۔

**صدرِ صوبہ:** صدرِ صوبہ، صوبے میں مذہبی اُمور کا نگران تھا۔ وہ فوجداری مقدمات، وظائف اور اوقاف سے متعلقہ مقدمات کی سماعت کرتا تھا۔

**محصل:** اس کا کام کسانوں سے نقد یا جنس کی صورت میں ٹیکسوں کی وصولی کرنا اور اسے بیت المال میں جمع کروانا تھا۔

**شق دار:** صوبے شقوں میں تقسیم تھے۔ شق سربراہ شق دار کہلاتا تھا۔

**چودھری:** پرگنہ سو دیہات پر مشتمل ہوتا تھا جس کا سربراہ چودھری کہلاتا تھا۔

**مقدم:** گاؤں کا سربراہ مقدم کہلاتا تھا۔

**کوتوال:** امن وامان قائم رکھتا تھا۔ یہ پولیس کا سربراہ ہوتا تھا۔ صوبوں میں انصاف مہیا کرنے کے لیے قاضی مقرر ہوتے تھے۔ گاؤں کی سطح پر فیصلے پنچایت کرتی تھی۔

**(۷) سلاطینِ دہلی نے تعلیم کی ترقی کے لیے کیا اقدامات اٹھائے؟ ان کی وضاحت کریں۔**

**جواب: ثقافت اور علم وادب کی ترقی:** مسلمان جہاں کہیں بھی گئے، انھوں نے علم کی شمعیں روشن کیں اور تعلیم کے لیے مؤثر اقدامات کیے۔ صرف دہلی میں ہی ایک ہزار مدرسے موجود تھے جس سے دہلی سلطنت کا تعلیمی سہولتوں کا معیار ظاہر ہوتا ہے۔ سلاطین دہلی کے عہد میں علم کی حوصلہ افزائی کے لیے درج ذیل اقدامات کیے گئے۔

1. **محمود غزنوی:** محمود غزنوی نے علم وادب کی خوب سرپرستی کی۔ اس نے غزنی میں ایک شاندار کتب خانہ تعمیر کیا۔ اساتذہ اور طلبا کے وظائف مقرر کیے۔ فردوسی، بوعلی سینا اور البیرونی نے کتابیں تصنیف کیں۔
2. **سلطان محمد غوری:** سلطان محمد غوری نے اجمیر میں مساجد تعمیر کروائیں اور مدرسے بنوائے۔
3. **سلطان قطب الدین ایبک:** سلطان قطب الدین ایبک نے بھی مدرسے اور مساجد تعمیر کیں۔
4. **سلطان شمس الدین التتمش:** سلطان شمس الدین التتمش کا قائم کردہ دہلی کا مدرسہ ''ناصریہ'' اس کی علم پروری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ رضیہ سلطانہ نے علوم وفنون کے مدارس قائم کیے۔
5. **امیر خسرو:** امیر خسرو کا شمار شاعروں اور ادیبوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے پانچ فارسی کے دیوان اور دس مثنویاں تحریر کیں۔

**منہاج الدین سراج:** منہاج الدین سراج نے ''طبقات ناصری'' تحریر کی جو کہ ظہورِ اسلام سے لے کر عہد غلاماں تک ایک مستند تاریخ ہے۔

**ضیاؤ الدین برنی:** ضیاؤ الدین برنی نے ''تاریخ فیروز شاہی'' لکھی۔

6. **صوفیا کرامؒ:** صوفیا کرامؒ نے اپنے نظریات کے فروغ کے لیے سنسکرت کے بجائے مقامی زبانوں مثلاً سندھی، پنجابی اور کشمیری کا استعمال کیا۔ اس کے نتیجے میں مقامی زبانوں کو فروغ حاصل ہوا۔
7. **اردو زبان:** اس دور میں اُردو تمام زبانوں کے ملاپ سے وجود میں آئی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زبان برصغیر کے طول وعرض میں بولی جاتی ہے۔
8. **کتابوں کا فارسی ترجمہ:** سنسکرت کتابوں کا فارسی میں ترجمہ ہوا۔

**2. ذیل میں ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

**(i) مسجد قوت الاسلام کی بنیاد کس بادشاہ نے رکھی؟**
(الف) التتمش **(ب)** قطب الدین ایبک (ج) علاؤ الدین (د) محمد تغلق

**(ii) دیوانِ وزارت، کن اُمور کا محکمہ کہلاتا تھا؟**
**(الف)** مالی اُمور (ب) انتظامی امور (ج) مذہبی امور (د) فوجی امور

**(iii) شق کا سربراہ کیا کہلاتا تھا؟**
**(الف)** شق دار (ب) صوبے دار (ج) ناظم (د) کوتوال

Scanned with CamScanner

(iv) دیوان عرض کا سربراہ کیا کہلاتا تھا؟

(الف) صدر الصدور (ب) عارض ممالک (ج) صاحب دیوان (د) وزیر

(v) ملک کا حاکم اعلیٰ کیا کہلاتا تھا؟

(الف) دیوان (ب) سلطان (ج) وزیر (د) گورنر

3. مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i) سید علی ہجویریؒ کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: آپؒ کا مزار بھاٹی گیٹ لاہور میں ہے۔

(ii) حضرت نظام الدینؒ کا اصل نام بتائیں۔

جواب: آپؒ کا اصل نام سید محمد ہے۔

(iii) قطب مینار کی بنیاد کس نے رکھی؟

جواب: سلطان قطب الدین ایبک نے قطب مینار کی بنیاد رکھی۔

(iv) "تاریخ فیروز شاہی" کس کی تحریر ہے؟

جواب: ضیاؤالدین برنی نے "تاریخ فیروز شاہی" تحریر کی۔

(v) کوتوال کیا کام کرتا تھا؟

جواب: کوتوال امن وامان قائم رکھتا تھا۔ یہ پولیس کا سربراہ ہوتا تھا۔ صوبوں میں انصاف مہیا کرنے کے لیے قاضی مقرر ہوئے تھے۔ گاؤں کی سطح پر فیصلے پنچایت کرتی تھی۔

4. کالم الف کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| حضرت داتا گنج بخشؒ نے | تبریز (ایران) تھا |
| شہاب الدین سہروردیؒ سلسلہ | کشف المحجوب لکھی |
| حضرت لال شہباز قلندرؒ کا اصل وطن | مذہبی امور سرانجام دیتی تھی۔ |
| دیوان رسالت | اعلیٰ افسر ہوتا تھا |
| امیر حاجب دربار کا | سہروردیہ کے بانی تھے |

عملی سرگرمیاں: اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں خدمات سرانجام دینے والے صوفیا کرامؒ اور بزرگانِ دینؒ کی فہرست تیار کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

## معروضی وانشائیہ سوالات
(بمطابق امتحانی طریقہ کار پنجاب ایگزامینیشن کمیشن)

### کثیر الانتخابی سوالات

1. حضرت علی سید علی بن عثمان ہجویریؒ نے وفات پائی:

(a) 1071ء میں (b) 1072ء میں (c) 1073ء میں (d) 1074ء میں

2. حضرت معین الدین چشتیؒ پیدا ہوئے:

(a) سنجر میں (b) اجمیر میں (c) غزنی میں (d) ہجویر میں

3. ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کے بانی تھے:

(a) حضرت علی عثمانؒ (b) حضرت بلھے شاہؒ (c) حضرت معین الدینؒ (d) حضرت لال شہباز قلندرؒ

4. حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا مزار واقع ہے:

(a) ملتان میں (b) پاک پتن میں (c) اجمیر میں (d) کشمیر میں

5. حضرت شیخ نظام الدین اولیاؒ کا اصل نام ہے:

(a) سید امیر (b) سید محمد (c) سید زکریا (d) سید یحیٰ

6. علاؤالدین کی کوششوں سے 1300ء میں تعمیر ہوا:

(a) مینار پاکستان (b) ہرن مینار (c) علائی مینار (d) قلعہ دہلی

7. سلطنت دہلی کا وہ محکمہ جو فوجی امور سرانجام دیتا تھا:

(a) دیوان عدل (b) دیوان انشا (c) دیوان وزات (d) دیوان عرض

8. سلطنت دہلی کے نظام حکومت میں دیوان انشاء کا محکمہ ذمہ دار تھا:

(a) ڈاک کا (b) خط وکتابت (c) مذہبی امور (d) آمدن اور اخراجات

9. گاؤں کا سربراہ کہلاتا ہے:

(a) کوتوال (b) شق دار (c) مقدم (d) محصل

### انشائیہ سوالات

1. چشتیہ سلسلہ کے سب سے بڑے بزرگ کون تھے؟ اور ان کے اہم بزرگ کون سے تھے؟

جواب: اس سلسلے کے سب سے بڑے بزرگ حضرت معین الدین چشتیؒ تھے۔ انھوں نے اجمیر میں قیام فرمایا۔ دیگر صوفیا میں فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت بختیار کاکیؒ اور نظام الدین اولیاؒ مشہور ہیں۔

2. حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ 1142ء میں سیستان کے ایک قصبہ سنجر میں پیدا ہوئے۔

3. خواجہ معین الدین چشتیؒ کو کن القابات سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب: آپ کو "سلطان الہند" اور "غریب نواز" جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

4. حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: حضرت بہاؤالدین زکریاؒ 1182ء میں ملتان کے قریب "کروڑ" (ضلع لیہ) میں پیدا ہوئے۔

5. برصغیر میں سلسلہ سہروردی کا آغاز کیسے ہوا؟

جواب: حضرت بہاؤالدین زکریا نے حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی جو سلسلہ سہروردیہ کے بانی تھے۔ انھوں نے آپ کو ملتان واپس جانے کا حکم دیا۔ اس طرح برصغیر میں سہروردی سلسلے کا آغاز ہوا۔

Scanned with CamScanner